جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

والعصر ان الانسان لفی خسر

ماہنامہ

العصر

پشاور پاکستان

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے - ان سے درخواست ہے کہ نئے سال کے
اپنا چندہ مبلغ =/70 (ستر روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر دفتر "ماہنا
العصر" کو بھیج دیں تاکہ اس کمر توڑ مہنگائی - ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے "الع
اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے -

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے باوجود کسی رکن کی طرف سے زرتعاون موصول نہ ہونے
(وی - پی) بھیجا جائے گا - جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے -

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے شیرشاہ کالونی کراچی 28
3- مولانا مفتی محمد کمیل :- منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ دوبندی بازار جہانگیرہ ضلع
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں بانڈہ منیر خان ڈاک خانہ سرائے نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک ریڈ شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ-
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلی دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ-
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مال روڈ مردان
10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کنی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان خیر آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ٹی وی) پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 2

مجلسِ ادارت سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ
پی ایچ ڈی مدینہ منورہ
مدیرِ مسئول: مفتی غلام الرحمٰن نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

فروری 1998ء شوال 1418ھ

اس شمارے میں

معاشرہ تکوینی شعور		
اور امید کی کرن	صدائے عصر	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمان	۶
استشراق کے پس پردہ استعمار		
سرگرم عمل ہے		۱۰
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمان	۱۹
معیشت کے وسائل	مولانا ذاکر حسن	۲۱
پراسرار آغاخانی		
سرگرمیاں	مولانا عبید اللہ	۳۱
مسلمانوں کی طبی خدمات	ڈاکٹر نثار	۳۷
اخبار الجامعہ	مولانا حسین احمد	۴۵

بدل اشتراک

فی پرچہ: ۸ روپے
سالانہ اندرون ملک: ۸۰ ″
بیرون ملک: ۱۵ ڈالر

رابطہ

فون دفتر: ۰۹۱-۲۷۳۵۶۱

خط و کتابت

ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر

ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۸۸۰
یونائیٹڈ بینک
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

پبلشر

مفتی غلام الرحمٰن

مقام اشاعت، جامعہ عثمانیہ
عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر
پرنٹرز۔ وحدت پرنٹرز پشاور

صدائے عصر

مدیر مسئول

معاشرہ کا دینی شعور اور امید کی کرن

11 فروری 1998ء کو جامعہ عثمانیہ کے تعلیمی سال نمبر 6 کے داخلہ کے مراحل مکمل ہو کر پندرہ فروری سے باقاعدہ اسباق شروع ہوئے - مجلس تعلیمی کے فیصلے کے مطابق 7 فروری کو قدیم طلباء کے داخلہ کی تجدید کے لئے مقرر تھا - چنانچہ گزشتہ سال کے ایک سو طلباء میں سے پچاسی طلباء مقررہ وقت پر حاضر ہو کر جامعہ سے اپنا قدیم رشتہ تلمذ بحال رکھا - گزشتہ سال مجلس شوریٰ کے فیصلہ کی رو سے سال رواں یعنی تعلیمی سال نمبر 6 (99 - 1998ء / 19 - 1418ھ) کے لئے مجموعی طور پر بشمول درجہ تخصص اور درجہ سادسہ کے اضافہ کے ایک سو تیس 130 طلباء کی حد مقرر کی گئی - گویا قدیم طلباء میں سے پچاسی طلباء کی حاضری کے بعد جامعہ کے پاس مزید صرف پینتالیس جدید طلباء کے داخلہ کی گنجائش باقی رہی تھی - ان محدود نشستوں کے لئے ملک کے طول و عرض سے تین سو پچاس (350) طالب علم قسمت آزمائی کرکے تحریری امتحان میں شریک ہوئے - ان کے علاوہ بھی سینکڑوں طلباء نے داخلہ کے لئے باقاعدہ رابطہ کیا - لیکن شرائط پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے ان کو امتحان میں شرکت کا موقع نہیں دیا گیا - جامعہ کی تنگ دامنی نے کئی ایسے ذہین اور قابل طلباء کو واپسی پر مجبور کیا جن کو داخلہ نہ ملنے کے وقت رقت آمیز مناظر دیکھے گئے - منتخب طلباء کی اکثریت عصری علوم میں انٹریوں کی ہے جبکہ کچھ تعداد گریجویٹ طلباء کی بھی شامل ہے -

داخلہ کی یہ کیفیت صرف جامعہ عثمانیہ تک محدود نہیں جامعہ تو اس میدان میں ایک نوخیز ادارہ ہے اور ابھی زندگی کے چھٹے سال سے گزر رہا ہے ملک کے سینکڑوں فعال

اداروں کی یہی کیفیت ہے جہاں داخلہ کے لئے رجوع کرنے والوں میں سے قلیل تعداد لی جاتی ہے اور اکثریت کو اپنی محرومی پر رونا پڑتا ہے۔

مسلمانوں کے جم غفیر کا مدارس عربیہ کی طرف متوجہ ہونا معاشرہ کے دینی شعور اور مذہبی رجحان کی دلیل ہے۔ " ظهر الفساد فی البر والبحر " یعنی برو بحر میں فتنہ و فساد کے عظیم طوفان برپا ہوئے اور دشمنان اسلام کے مذموم مساعی مدارس عربیہ کے خلاف بے بنیاد زہریلے پروپیگنڈے کے باوجود معاشرے کے ان قیمتی بچوں کا مدارس کا رخ کرنا روشن مستقبل کے لئے امید کی کرن ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارس عربیہ یا دینی علوم کے فاضل شخص کو نہ کوئی کلیدی عہدہ دیا جاتا ہے اور نہ اسے ملک و قوم کے لئے کوئی تعمیری کردار ادا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ بلکہ دشمنان اسلام مدارس کے خلاف ذہن سازی اور " ملا " سے بے جا خوف و خطرہ کا طوفان برپا کرکے معاشرہ کو یہاں تک لے گئے ہیں کہ عصری علوم میں مسلمان کا تخلف اور ترقی کے میدان میں پیچھے رہنے کا بنیادی سبب ملا اور دینی مدرسہ کو قرار دیا جا رہا ہے۔

آج بھی دینی اقدار سے نابلد بعض لوگ بچوں کو دینی مدارس میں بھیجنا ان کی زندگی ضائع کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ نامور عالم دین اور قرآن و حدیث کے علوم میں ماہر سکالر کو محض اس وجہ سے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے فارم میں ان پڑھ اور بے تعلیم لکھا جا رہا ہے کہ وہ کسی مروجہ تعلیمی ادارے سے وابستہ نہیں رہا ایسی پر آشوب او مکدر فضا میں ذہین، ہوشیار اور عصری علوم سے لیس طلباء کا مدارس کی طرف متوجہ ہونا مستقبل قریب میں انشاء اللہ تعمیری تبدیلی اور مثبت قدم کی گھنٹی ہے۔

اگر ایک طرف دشمنان اسلام مدارس عربیہ کے خلاف نت نئے طریقے اپنا کر کبھی بنیاد پرستی کا پروپیگنڈہ کرکے لوگوں کو علماء سے ڈراتے ہیں کہیں دہشت گردی میں مدارس عربیہ کو گھسیٹا جا رہا ہے اور ارباب اختیار بھی ایسے لوگوں کے لئے آلہ کار بن کر کبھی نصاب میں اصلاح کے نام سے ان مذموم مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ لیکن امریکہ بہادر کی خوشنودی اور اپنے آپ کو روشن خیال ثابت کرنے کے لئے مدارس کی حریت پر حملہ کرکے اسلامی اقدار سے کھیل رہے ہیں۔ ان تلبیسی حربوں کے باوجود نئی نسل کا مدارس عربیہ کی طرف رجوع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مدارس کے خلاف یہ تمام کوششیں

ناکام ثابت ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ ناکام رہیں گی - آج مدارس عربیہ کی یہ کامیابی ان منفی پروپیگنڈوں کا رد عمل ہے جو عموماً دینی حمیت رکھنے والوں سے اپنے مقدس دین کے خلاف کسی پروپیگنڈہ پر سامنے آتا ہے -

ایک وقت ایسا بھی تھا جب معاشرہ کے ناکام بچوں کو مدارس کے حوالہ کیا جاتا. ایسے بچوں کو والدین مدارس بھیجتے جو بچے زندگی کے کسی دوسرے شعبہ میں چلنے کے اہل نہ رہتے - ذہین اور قابل بچوں کی خداداد صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کے مقدس دین کے بجائے ضائع ہوتیں - اگرچہ انہی نشین اور فقر و فاقہ پر فخر والی جماعت ہی نے دین کا جھنڈا بلند رکھا اور ان میں اللہ تعالیٰ نے ایسے رجال کار پیدا کئے جنہوں نے رات دن ایک کرکے دین کے لئے بغیر وسائل و ذرائع کے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جس سے آج کا مشینی دور بھی قاصر ہے - لیکن موجودہ دور میں صورتحال اس سے بھی زیادہ اطمینان بخش ہے. مدارس عربیہ ہی کو اپنے بچوں کے لئے بہترین پناہ گاہ سمجھتے ہیں - پھر جب والدین ایسے پرخلوص جذبے سے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے مقدس دین کے لئے وقف کریں تو انشاء اللہ اس سے بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے - جتنے ذہین اور اخلاص والے طلباء اس میدان میں آئیں گے اتنا ہی معاشرے پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے -

مدارس عربیہ کی بے پناہ خدمات اور فعال کارکردگی خود ان کی سرپرستی کرنے والوں کو اطمینان و اعتماد کا موقع فراہم کرتی ہے -

چونکہ مدارس عربیہ عموماً سرکاری تعاون سے آزاد ہوتے ہیں نہ حکومت اس کی سرپرستی کرتی ہے اور نہ کسی حکومت کی سرپرستی کا فائدہ ہے - مسلمانوں کی بے لوث اور پرخلوص جذبات ہی مدارس کا گراں قدر سرمایہ ہیں - اس لئے مدارس کے بہترین نتائج سامنے آنے پر تعاون کرنے والوں کو ایک نیا حوصلہ ملتا ہے اور اعتماد کی ایک حسین فضا قائم ہوتی ہے کہ الحمد اللہ معاشرے میں دینی خدمات کے حوالے سے مدارس کے نتائج قابل اطمینان ہیں اور اس میدان میں یہ ادارے پہلے سے زیادہ کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں -

جب عوام کی طرف سے مدارس کو ایسا حوصلہ افزا موقع فراہم ہوتا ہے تو اس سے مدارس کے منتظمین کی ذمہ داری اور بڑھتی ہے - اس نازک موقع پر مدارس کے ارباب

اختیار کو فرائض منصبی کا احساس ضروری ہے کہ جو بچے کسی مدرسہ میں پناہ لیتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر ان کی ایسی تربیت کی سعی ہونی چاہئے کہ کل یہی بچے عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی خدمت کرسکیں - ان کی سیرت و صورت، گفتار و کردار، نشست و برخاست غرض زندگی کی ہر حرکت و سکون میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی ترجمانی کا رنگ غالب ہو اور ہر عالم چلتا پھرتا دین کا داعی اور خادم ہو - علم میں اتنا رسوخ ہو کہ وہ معاشرہ کی زبان میں شرح صدر سے بات کرسکے -

والعصر ان الانسان لفی خسر

غسل اللہ الرحمٰن لمغا منفر

۲/۱۱/۸/۱۴۱ ھ

سنہری موقع !!!

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء

SPECIALIZATION IN FAQA-ISLAMI AND IFTA

کے طلباء کے لئے تحقیق و ریسرچ کے مراحل میں مراجع و ماخذ کی دستیابی میں مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس شوریٰ نے چھٹے تعلیمی سال کے تخمینی بجٹ میں اولین مرحلہ میں ایک لاکھ تیس ہزار روپے (1'30'000) کی کتابیں خریدنے کی منظوری دی ہے -

اگر آپ ایک صحیح عالم دین کی بے لوث دینی خدمات میں قیامت تک صدقہ جاریہ کے طور پر شریک ہونا چاہتے ہیں اور یقیناً" چاہتے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا مقدس نام لے کر کتابیں خریدنے کا سنہری موقع ضائع نہ کریں -

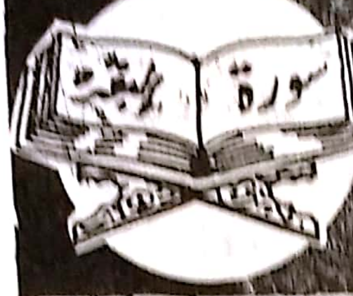

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

الٓمٓ ○

اللہ تعالیٰ ہی اس کا مراد بہتر جانتا ہے

مفتی غلام الرحمن

م = فواتح السور یا " حروف مقطعات " کے نام سے یہ یاد کئے جاتے ہیں قرآن مجید کی کل انتیس (29) سورتوں کی ابتداء میں یہ حروف آئے ہیں - ایک حرف سے لے کر پانچ حروف تک وارد ہیں جو مندرجہ ذیل سورتوں میں ہیں -

یک حرفی

(1) سورۃ ص - ص (2) سورۃ ق - ق (3) سورۃ القلم - ن

دو حرفی

(4) النمل - طس (5) سورۃ یس - یس (6) سورۃ المؤمن - حم (7) سورۃ السجدہ - حم (8) سورۃ الزخرف - حم (9) سورۃ الدخان - حم (10) الجاثیہ - حم (11) الاحقاف - حم (12) سورۃ طٰہ - طہ

سہ حرفی

(13) البقرہ - الم (14) آل عمران - الم (15) یونس - الم (16) ھود - الر (17) یوسف - الر (18) ابراہیم - الر (19) الحجر - الر (20) الشعراء - طسم (21) القص - طسم (22) العنکبوت - الم (23) الروم - الم (24) لقمن - الم (25) السجدہ - الم

چار حرفی

(26) الاعراف - الٓمٓصٓ (27) الرعد - الٓمٓرٰ

پانچ حرفی

(28) مریم - کھیٰعص (29) الشوری حٰم عسق

" حروف مقطعات " کے بارے میں علماء امت کی دو رائے ہیں - بعض حضرات کے نزدیک حروف مقطعات کی حقیقت امت سے پنہاں ہیں معنی مراد تک رسائی ممکن ہے - قرآنی علوم پر دسترس رکھنے والے علماء راسخین اس کی حقیقت سے واقف ہیں - قرآن کے کسی حصہ کی حقیقت کے دروازے امت پر بند رکھنا تدبر اور تفکر قرآن سے منافی ہے - جس کی خود قرآن ترغیب دے رہا ہے پھر علماء سے مختلف توجیہات ان کے بارے میں مروی ہیں -

لیکن علماء کی دوسری جماعت حروف مقطعات کے بارے میں تفویض کی قائل ہے - یہ قرآن کا وہ مخفی خزانہ ہے جو امت سے مخفی رکھا گیا ہے - یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان راز داری کا معاملہ ہے جو امت کے عوام تو درکنار خواص کے دسترس سے بھی بالا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں ہر کتاب کا بھید ہوتا ہے اور قرآن کا بھید سورتوں کے اوائل ہیں شعبیؒ سے ایک دفعہ کسی نے حروف مقطعات کا معنی پوچھا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا بھید ہے اس کے پیچھے مت پڑو - حضرت ابن عباسؓ اس کے بارے میں فرماتے ہیں علماء امت اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں (تفسیر الکبیر الرازی ج 2/3)

یہی وجہ ہے عام مفسرین حروف مقطعات کے نیچے کسی ترجمہ کے بجائے صرف اس کہنے پر اکفتا کرتے ہیں " اللہ اعلم بمراده بذالک " اللہ تعالیٰ ہی اس کا مراد جانتا ہے -

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب امت کی رسائی سے ان کلمات کی حقیقت کو بالا رکھا گیا تو امت کے حق میں استفادہ کی کیا صورت ہے؟ معنی مراد نہ جانتے ہوئے ہدایت کیسے ملے گی؟ لیکن ایسا سوال ذہن میں تب اٹھتا ہے جیسا قرآن کا موازنہ عام کتابوں سے ہو - کسی کتاب سے استفادہ سمجھنے پر موقوف ہے اس کے غیر کتاب کے مقاصد کی تکمیل مشکل ہے - لیکن قرآن اس میدان میں انوکھے انداز اور نرالی شان کا مالک ہے = معنی مراد سے ناواقفیت کے بوجود (لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور اپنے مقاصد منوا کے چھوڑتا ہے مفسرین رحمہم اللہ نے ایک فائدہ یہ بیان کیا ہے کہ مشرکین کو

Scanned with CamScanner

قرآن کا سننا گوارا نہیں تھا - وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایک دفعہ قرآن سنے وہ پھر ہمارا نہیں رہتا - اس لئے ان کی کوشش تھی کہ حتی الامکان قرآن نہ سننا پائے - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغو فیہ لعلکم تغلبون (حم السجدہ / 26)

اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو سنو ہی مت (اور اگر پیغمبر سناتے تھے تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو شاید (اس تدبیر سے) تم غالب رہو -

لیکن " حروف مقطعات " میں ایسی جاذبیت تھی کہ ان کو سن کر بے اختیار کان لگانا پڑتا گویا " حروف مقطعات " دشمنان اسلام کو راغب کرنے کا ایک کامیاب طریقہ تھا - یہی وجہ ہے کہ عموماً" ان کے بعد قرآن کی عظمت، حقانیت اور دائمی ھیئت بیان کی گئی ہے -

" حروف مقطعات " کی حقیقت پنہاں رکھ کر علماء اور عارفین کا جذبہ انقیاد تسلیم ظاہر کرایا گیا کہ یہ لوگ متشابہ تک پہنچ کر اپنی عاجزی کا اظہار کرکے حقیقت کا جاننا اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں - اس کے مقابلہ میں نام نہاد ریسرچ و تحقیق کے نام پر فتنہ و فساد پھیلانے والے رات دن اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

ھوالذی انزل علیک منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ ابتغاء الفتنتہ وابتغاء تاویلہ - وما یعلم تاویلہ الا اللہ والرسخون فی العلم یقولون آمنا بہ - کل من عند ربنا ومایذکر الا اولو الالباب - ○ آل عمران / 7

(اللہ تعالیٰ) وہ ذات ہے - جس نے آپ پر کتاب اتاری جس کا ایک حصہ وہ ہے جو اشتباہ مراد سے محفوظ ہے اور یہی آیتیں اصلی مدار ہیں اور اس کی کتاب کی دوسری آیتیں ایسی ہیں جو مشتبہ المراد ہیں سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے - وہ اس حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس کا غلط مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے حالانکہ اس کا صحیح مطلب بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا ہے جو لوگ علم دین میں پختہ

Scanned with CamScanner

اور فہم ہیں وہ یوں کہتے ہیں ہم اس پر اجمال یقین رکھتے ہیں یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہل عقل ہیں ۔

ممکن ہے بعض احتمالات کا بیان مفید ہو اور ان سے اچھے اچھے نتائج نکلتے ہوں ۔ لیکن ان احتمالات کو معنی مراد کہنا مشکل ہے ۔

" حروف مقطعات " کا تلفظ بھی نرالا ہے ۔ الم میں ان تین حروف کو یکجا کر کے فواتح سور میں ہونے " الف لام میم " پڑھا گیا لیکن یہی حروف جب "الم ترکیف فعل ربک" میں آئے تو وہاں پر "الم" ملا کر تلفظ کیا گیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ قرآن ایسی کتاب ہے جو ماہر استاذ سے پڑھنے کے بغیر نہیں سیکھا جاتا ہے ۔ یہ اس کتاب کی خوبی ہے کہ استاد کے بغیر محض زور مطالعہ اور ذاتی قابلیت سے قرآن سمجھنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے ۔

" حروف مقطعات " کے معنی مراد سے ناواقفیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن کی تلاوت جو عبادت کا اعلیٰ شعبہ ہے ۔ اس پر ثواب کا ترتب معنی سمجھنے پر موقوف نہیں ۔ قرآن پڑھنے والے کو معنی نہ سمجھنے کے باوجود ثواب ملتا ہے ۔ کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ۔

من قراء حرفا من كتاب الله فله به حسنته والحسنته بعشرة امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف و لام حرف و میم حرف سنن الترمذی ج 2/115

جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے نیکی ہے جس کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف الگ حرف ہے لام الگ حرف ہے اور میم الگ حرف ہے ۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے ثواب کے معیار سمجھانے کے لئے بطور مثال " الم " کا تذکرہ فرمایا ۔ جب اس کے معنی نہ سمجھنے کے باوجود زبان رسالت نے نیکیاں اسے ملنے کی تائید کی تو قرآن کی تلاوت کا ثواب معنی سمجھنے پر موقوف نہیں یہ الگ بات ہے کہ تدبر قرآن کے ثمرات اور نتائج صرف تلاوت سے کہیں بڑھ کر ہے ۔

استشراق کے پس پردہ استعمار سرگرم عمل ہے

ممتاز عالم دین سید ابوالحسن ندوی کی فکر انگیز گفتگو

(بشکریہ نوائے وقت)

حال ہی میں ممتاز عالم دین مولاناسید ابوالحسن ندوی لاہور تشریف لائے تو ان سے امت مسلمہ کو درپیش مسائل پر گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملت اسلامیہ کو اقوام عالم میں اپنی عظمت رفتہ حال کرنے کے لئے طاغوتی طاقتوں سے کیسے نبرد آزما ہونا چاہئے اور یہود ونصاریٰ کی گھناؤنی سازشوں سے کیونکر بچا جائے؟ دین اسلام کی سربلندی کے لئے کیا لائحہ عمل ہو؟ ان ہی سوالات پر مشتمل مولانا کا انٹرویو قارئین کے لئے پیش خدمت ہے

نوائے وقت :۔ عالم اسلام کے خلاف جو طاغوتی طاقتیں کام کر رہی ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا آپ طاغوتی طاقتوں کے خلاف سربراہان ممالک اسلامیہ کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے کہ وہ اکٹھے ہو کر ان طاغوتی طاقتوں کا عالمی سطح پر مقابلہ کرسکیں؟

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب :۔ ملت اسلامیہ اپنے آپ کو اسلام کی حمایت اور حفاظت کا ذمہ دار سمجھے اور اس کے مقابلے میں مناسب طریقے پر اسلام کی ترجمانی کرے۔ شبہات کو دور کرے اور اسلام کی دعوت بھی دے اور ثابت کرے کہ اسلام اس زمانے میں بھی انسانیت کی صحیح رہنمائی کرسکتا ہے اور وقت کے جو مسائل اور معاملات ہیں ان کو حل کرسکتا ہے۔ اور وقت کے جو مسائل اور معاملات ہیں ان کو حل کرسکتا ہے۔ اس کے لئے میری کتاب " انسانی دنیا اور اس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر " دیکھیں اور دوسرے یہ کہ اسی موضوع کے متعلق میرے دوسرے رسائل پڑھے جائیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ خود ان مملکتوں کے ذمہ داروں کے دل و دماغ میں اسلام کی ابدی صلاحیت و قیادت کا یقین پیدا ہو اور اس بارے میں ان کو کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ جب جا کر ان کا پیغام ان کی دعوت موثر ہوسکتی ہے۔ اس کے بارے میں اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو ضرور یاد رکھیں۔

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

حوالہ ارمغان حجاز : ابلیس کی مجلس شوریٰ ہوئی تو اس میں سب نے ایک ایک
خطرہ کی طرف اشارہ کیا۔ کسی نے کمیونزم کا خطرہ بتایا۔ کسی نے فوجی طاقت' کسی نے
سرمایہ داری کہا لیکن ابلیس کی زبان سے یہ مضمون نکلا جس کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ابلیس
کی زبان میں پیش کیا۔ (ابلیس کی مجلس شوریٰ ارمغان حجاز)
اس طرح قرآن پاک میں آیا ہے۔
ترجمہ :۔ " تم بہترین امت ہو۔ جس کو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے نکالا گیا ہے۔
نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں (باتوں) سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے
ہو؟"

اس عالمی ڈرامے میں مسلمان " ایکٹر " نہیں ہے بلکہ " کریکٹر " ہے۔ عالمی ڈرامے
میں وہ ایکٹر نہیں ہے کہ جو کردار اس کے سپرد کردیا جائے' وہ گویا کسی با اقتدار طاقت کی
طرف سے ہو' تو اس کو آنکھ بند بارے میں کرکے ادا کرنا اس کا کام ہے بلکہ درحقیقت وہ
" کریکٹر " ہے جو دنیا کو ایک رخ پر چلانے والا ہوتا ہے۔ مسلمان " کریکٹر " دنیا کے
رخ پر چلنے والے نہیں بلکہ دنیا کو اس رخ پہ چلانے والے ہوتے ہیں۔
رائے وقت :۔ یورپ' امریکہ اور اسرائیل (یہود و نصاریٰ) ملت اسلامیہ کے خلاف کیا
سازشیں کر رہے ہیں اور ان کا مقابلہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ وہ کون سے مقاصد و
اہداف حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی منصوبہ بندی کیا ہے؟ نیز ملت اسلامیہ کا جو
نوجوان طبقہ مغربی تعلیم یافتہ ہے اسے کس طرح ملت اسلامیہ کے لئے مفید کردار ادا
کرنے کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے؟
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب :۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی مضائقہ محسوس نہیں ہوتا
کہ اس وقت کا سب سے بڑا فتنہ' چیلنج اور خطرہ یہ ہے کہ پورے یورپ و مغرب اور
عیسائی دنیا اور اس کے ساتھ خاص طور پر یہودی عنصر (جو ان مغربی ممالک کے شانہ بشانہ
ہے) کی کوشش ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں دین کی حمیت ختم ہو جائے' دین سے
انتساب پر جو فخر ہے وہ ختم ہو جائے' دین کا جو سرچشمہ ہے (یعنی ایمان) ختم ہو جائے
اور اس کے اندر اس کے متبادل طریقہ پر احساس کمتری (Interority Complex) پیدا

ہو۔ سب سے زیادہ قابل تشویش اور حزن و فکر کی بات یہ ہے کہ ممالک عربیہ اس
وقت امریکہ اور اسرائیل کا نشانہ ہیں ور ان کا یہ حملہ بہت حد تک کامیاب ہے۔ وہاں
اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ (جو قیادت کے منصب پر عام طور پر فائز ہوتا ہے) احساس کمتری میں
مبتلا ہوگیا ہے۔ وہ اسلام کے مستقبل سے گویا مایوس ہوتا جا رہا ہے۔ خاص کر الجزائر اور
مصر پیش پیش ہیں۔ وہاں کی قیادتیں اور حکومتیں دینی دعوت اور تحریک و دعوت سے
بہت زیادہ خائف ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا عالمی مقتدر طبقہ' دانشور' جدید
تعلیم یافتہ لوگ اور علماء فضلاء اپنے دین و مذہب کے بارے میں خود بھی مطمئن ہوں
ان کو پورا ذہنی اعتماد حاصل ہو اور دوسروں کو بھی مطمئن کرسکیں۔ اس وقت کا جو خطرہ
اور چیلنج ہے اس کو سمجھیں اس وقت کی جو سازش ہے اور جس کا مرکز مغرب ہے اس
کو سمجھیں خصوصی الفاظ میں امریکہ اور اسرائیل دونوں اس نتیجہ پر متحد ہوگئے ہیں کہ
ان کے نظام سیاست کو' ان کے نظام فکر کو' ان کے علمی استیلاء کے امکان کا کوئی چیز
چیلنج نہیں کرتی۔ سوائے مسلمانوں کے متحد و موثر وجود کے۔ ان سنگین حالات میں دعوتی
و تربیتی نظام و ادارہ کی عالمی سطح پر بڑی ضرورت ہے۔ یہ عصر حاضر کا تقاضا ہے۔

اس کے علاوہ دارالمصنفین میں استشراق اور مستشرقین (Orientalist) کے بارے
میں جو مجلس مذاکرہ ہوئی تھی اس میں بھی کہا تھا کہ مغربی طاقتوں نے اپنی ذہانت سے
بالکل صحیح سمجھا کہ محض فوجی برتری و اقتدار اور محض سیاسی تنظیم و استحکام اور نئے اور
موثر اسلحہ و طریق جنگ کافی نہیں' کسی ملک کو مستقل طور پر غلام رکھنے کے لئے
ضروری ہے کہ وہاں کا تعلیم یافتہ اور مثقف طبقہ (Intellectual Class) قوت حاکمہ
سے ذہنی طور پر مرعوب ہوا۔ اس کے لئے انہوں نے مستشرقین (Orientalist) کو
تیار کیا ہا ہے۔ بہت کم لوگوں نے اس راز کو سمجھا ہے کہ مستشرقین محض اپنے علمی ذوق
کی بناء پر تحقیق و تصنیف کا کام نہیں کرتے۔ علمی ذوق تو محدود ہوتا ہے لیکن استشراق
کے پیچھے سیاسی و استعماری مقاصد اور سرپرستی کام کرتی ہے۔ یہ اس زمانہ کا بڑا خطرہ ہے
اور اس خطرہ کا جو مرکز ہے اس کو اور اس کے ہتھیار اور ہتھیار استعمال کرنے والوں کو
سمجھنے کی ضرورت ہے۔ تاریخ بتاتی ہے اور کھلی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے کہ
مستشرقین کا یورپ اور امریکہ میں ایک پورا لشکر تھا اور اب بھی کام کر رہا ہے۔ ان کو ہر

طرح کی پشت پناہی حاصل تھی - انہوں نے پوری ذہانت صرف کردی - ایسی کتابوں کے لکھنے میں جس میں صاف صاف اسلام پر حملہ نہ کیا جائے' ان کی ذہانت اور سمجھنے کی بات یہ ہوتی تھی کہ اسلام پر حملہ (براہ راست) اگر ہوگا تو ایک مقابل طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اس میں ایسا ہو کہ لوگ پڑھ کر صرف دلائل کی روشنی میں (جو چالاکی کے ساتھ کتاب میں شامل کئے گئے ہیں) کتاب الہی کے بارے میں' حدیث کے بارے میں' علم فقہ کے میدان میں' علم کلام کے بارے میں پھر آخری درجہ میں اپنی تہذیب و معاشرتے کے سلسلے میں احساس کمتری (Inferiorty Complex) کا شکار ہوں جو شخص یہ کتابیں پڑھ لے گا وہ سمجھے گا کہ ہم تو بہت نیچی سطح پر زندگی گزار رہے تھے - ہمارے علماء نے ہمارے مربیوں نے اور ہمارے مصنفین نے ان کمزوریوں کا اظہار نہیں کیا - ہمارے علماء' فضلاء' دانشوران قوم' ادباء اور اسلامی قیادت کو چاہیئے کہ وہ مخالف اسلام تہذیبوں سے مسلمانوں کی مرعوبیت دور کریں جو مغربی مصنفین کی کتابیں پڑھنے سے پیدا ہو رہی ہے -

تیسرے نمبر پر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت کا سب سے بڑا ایک اور خطرہ امت مسلمہ کو درپیش ہے کہ ہمارا نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ ہے - اسی کے اندر احساس کمتری (Inferiorty Comples) پیدا ہو رہا ہے جو ریڈیو' ٹی وی اور خیالات کے دوسروں تک پہنچانے کے دیگر ذرائع ہیں - ان سے مغربی یلغار کی جا رہی ہے - ہمارا یہ طبقہ جو کتابیں پڑھتا ہے وہ فرنچ (فرانسیسی) میں اور انگریزی میں ہوتی ہیں - اس کا بہت اثر نوجوان طبقہ پر پڑ رہا ہے - ہمارے ہاں تو اس کا رواج کم ہے لیکن بعض دوسرے ملکوں میں خاص طور پر فرانس کے مقبوضات میں (مغربی' شمالی افریقہ کے ممالک میں یہ علاقہ فرانس کے ماتحت رہا ہے - مراکش اور الجزائر بھی فرانس کے ماتحت رہے ہیں - یہاں تک کہ لیبیا اور طرابلس کا علاقہ بھی ان کے ماتحت تھا) تو یہاں فرنچ لٹریچر اور مغربی ممالک کا انگریزی لٹریچر پھیلا ہوا ہے اور س کے یہ سب اثرات مرتب ہو رہے ہیں - اس لئے مذہبی قیادت و جماعتیں خاص طور پر اس طرف فوری بھرپور توجہ دیں تاکہ ہر سطح پر امریکہ' اسرائیل اور مغرب کا مقابلہ کیا جاسکے -

نوائے وقت :- ہم آپ کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ آپ نے "نوائے وقت" کے لئے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکالا ہے - آپ کے ارشادات ملت اسلامیہ کے لئے شائع

کئے جائیں گے تاکہ آپ کا پیغام اندرون و بیرون ملک پہنچ جائے اور اندرون ملک مذہبی رہنماؤں، علماء، دانشوروں اور سیاسی قیادت کو بہت روشنی ملے گی اور لاکھوں لوگ آپ کے خیالات سے استفادہ کرسکیں گے۔ آپ سے سوال یہ ہے کہ آج کل امت مسلمہ جس زوال پستی و ضلالت و گمراہی اور انحطاط و غلامی کی اجتماعی طور پر شکار ہے اس سے نکلنے کی کیا صورت ہے اور یہ صورتحال کیوں درپیش ہے۔ آپ ارشاد فرمایئے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب :- یہ اختلاف اور ترقی و انحطاط ایک فطری بات ہے اور یہ افراد میں بھی ہوتی ہے، خاندانوں میں بھی ہوتی ہے، قوموں میں بھی ہوتی ہے، اس کا بڑا سبب ان شخصیتوں یک قیادت کا فقدان ہے جو اس تسلسل کو قائم رکھے۔ اگر وہ ایک خاندان ہے تو خاندان کو اور اگر ایک قبیلہ ہے تو قبیلے کو اور وہ اگر امت مسلمہ ہے تو امت مسلمہ کو اس کا فرض منصبی یاد دلاتے رہیں اور اب اس صورتحال کا علاج یہی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے، رقبے کے لحاظ سے، اپنی قدیم تاریخ کے لحاظ سے کہ س نے بڑے بڑے مصلح اور مجدد پیدا کئے ہیں اور زیادہ تر اس (پاکستان) پر نظر پڑتی ہے کہ ایک ملک کھڑا ہو جائے جو دنیا کے سامنے عملی زندگی کاایک نیا نقشہ اور سانچہ پیش کرے کہ دین کے دوام اور تسلسل بلکہ دین (اسلام) میں زمانے کا ساتھ دینے کی صلاحیت موجود ہے اور زمانے کی رہبری کی صلاحیت کا یقین مسلمانوں میں پیدا کریں اور وہ نمونہ بن جائیں۔ ہمیشہ نمونے کا اثر ہوا کرتا ہے۔ خلافت راشدہ کا جو اثر تمام دنیا پر پڑا تھا وہ دراصل خلافت راشدہ ہی کا اثر تھا۔ اس کے بعد جب کوئی حکمران آیا مثلاً صلاح الدین ایوبی ہیں اور محمد فاتح ہیں اور ہندوستان میں اورنگ زیب عالمگیر اس طرح کے فاتح حکمران ہندوستان میں ہوتے تھے تو ان کا اثر پڑا تو اس وقت ضرورت ہے کہ کوئی ایسی اثر رکھنے والی شخصیت ہو یا کوئی قوم ہو یا جمعیت ہو بلکہ بہتر ہے کہ کوئی ایک ملک اس وقت کھڑا ہو جو دنیا کے سامنے و عملیہ نقشہ و نمونہ پیش کرے کہ اسلام پر آج کل بھی عمل ہوسکتا ہے اور اس پر چلنے سے وہ ملک مادی ترقی بھی کرسکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خدا کی مدد ہوگی۔ اس طرح دنیا کے سامنے ایک نمونہ بھی آئے گا اور دنیا یہ سمجھے گی کہ اسلام پر چلنا ممکن ہے۔ اب تک ایسا کوئی عملی نمونہ نہیں ہے کہ دنیا کے مغربی تعلیم یافتہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس پر تغیر اور سریع الانقلاب اور مغرب کے زیر اثر

Scanned with CamScanner

زمانے میں اسلام پر عمل ہوسکتا ہے اور اسلامی معاشرہ صحیح معنوں میں قائم ہوسکتا ہے
نوائے وقت :- حضرت مولانا صاحب! آج کل پاکستان میں یہ اہم موضوع زیر بحث ہے کہ اسلامی انقلاب برپا کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟ ایک گروہ علماء کرام اور علامہ حضرات و دانشوران قوم یہ کہہ رہا ہے کہ مذہبی سیاسی جماعتیں جمہوریت وانتخابات کا راستہ اختیار کرکے اقتدار حاصل کریں اور قوت نافذہ پر قبضہ کرنے کے بعد اسلامی انقلاب برپا کریں - آپ دونوں میں سے کون سا راستہ تجویز کرتے ہیں؟

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب :- اصل میں یہ ترتیب کا مسئلہ ہے اس میں تضاد نہیں ہے - یہ صرف ترتیب کی بات ہے - اس میں پہلے دعوت و تبلیغ ہے - جس کے ذریعے شعور پیدا یا بیدار ہو جائے اور پختہ عقیدہ پیدا ہو جائے - عام افراد امت کے اندر اور جمہور میں - اس کے بعد وہ اس کی کوشش کریں کہ عقیدے کو ایسا اقتدار حاصل ہو اور اسے ایسی طاقت حاصل ہو کہ وہ نافذ کیا جاسکے اور زندگی کا ایک ماڈل سامنے آئے تو پہلے تبلیغ و دعوت پھر اس کی تنقید کی کوشش ہو اور یہ دونوں چیزیں قرآن و حدیث سے ثابت ہوتی ہیں -

خدا نے خود قرآن میں کہا ہے کہ اگر ہم انہیں (مومنوں کو) زمین پر اقتدار عطا کریں تو وہ نماز (کا نظام) قائم کرتے ہیں -
نظام زکواۃ قائم کرتے ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر (ترجمہ : نیک کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا) کرتے ہیں - تو بہرحال اقتدار اور طاقت (قوت) نافذہ ضروری ہے - لیکن ترتیب یہ ہے کہ پہلے تو عقیدہ راسخ ہو اور اس کا جذبہ طاری (محکم) ہو - اس سے فرد کو قلبی لگاؤ ہو اس کو (اپنی) زندگی کا مقصد بنالے - اس کے بعد اس (طریقہ و ضابطہ اسلام) کو رواج دینے کی کوشش کرے -

نوائے وقت :- مولانا صاحب! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اس وقت عالم اسلام میں اکثر سودی نظام اقتصادیات و معاشیات میں چلایا جا رہا ہے - جس کو اللہ نے قرآن میں اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف قرار دیا ہے - معاملات میں کیسے نافذ ہوسکتا ہے - آپ اس کے بارے میں اپنی عالمانہ رائے دیں نیز ایک گروہ یہ کہہ رہا ہے کہ اسلام میں " استحصالی سود " حرام ہے - غیر استحصالی سودی نظام حرام نہیں ہے - آپ فیصلہ

کن رائے دیں -
حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب :- سود تو ہر حال میں حرام ہے اور اس کے بارے میں بڑے فیصلہ کن اور سخت الفاظ قرآن مَیں آئے ہیں - اور اس موضوع پر بہت سی احادیث بھی موجود ہیں -
البتہ اس کے لئے اقتصادی مہارت اور مال و تجارت کا تجربہ بھی ہونا ضروری ہے اور ان کے جو اصول ہیں وہ بھی ماہرین شریعت کو معلوم کرنا ضروری ہیں اور پھر عالمی پیمانے پر اس کو کامیاب بنانے کے لئے ذہانت اور باہم مشورہ اور اسلامی ماہرین فن سے کام لینے کی ضرورت ہے - یہ (غیر سودی نظام اقتصادیات) ناممکن نہیں ہے - صرف یہ کرنا ہے کہ اس کے لئے سنجیدگی سے غور کریں اور (جدید دور کے مطابق) خاکہ بنانے کی ضرورت ہے لیکن سود اپنی تمام (اقسام) کے ساتھ حرام ہے اور اس کے لئے بڑے سخت الفاظ قرآن مجید میں آئے ہیں - قریب بیٹھے حضرت مولانا رشید الحسن صاحب نے مولانا فضل الرحیم کو مخاطب کرکے یہ کہا کہ جو سوال سود کی بابت کیا گیا ہے تو علماء کرام، مفتی حضرات اور بالخصوص مولانا تقی عثمانی صاحب نے غیر سودی نظام کا خاکہ بنا کر حکومت کو پیش کرنے کے لئے تیار کردیا ہے اور جسے راجہ ظفرالحق صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی کمیٹی نے تیار کیا ہے - اس کمیٹی میں وکلاء، ماہرین اقتصادیات شامل ہیں - مولانا فضل الرحیم مہتمم جامعہ اشرفیہ نے بات جاری رکھتے ہوئے یہ کہا کہ اس وقت ساری دنیا میں سو کے قریب ایسے بنک موجود ہیں جو غیر سودی نظام اپنا کر چلائے جا رہے ہیں اور یہ بڑے کامیاب چل رہے ہیں - یہ کہنا کہ سودی نظام کا کوئی متبادل "غیر سودی نظام" نہیں ہے بالکل خلاف حقیقت ہے -
نوائے وقت :- مولانا ندوی صاحب ! ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانی ہے کہ جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں اور بات قتل و غارت گری تک جا پہنچے اور اس بات کا خدشہ ہوکہ مبادا یہ (دہشت گردی) پھیلتی چلی جائے گی اور سینکڑوں لوگ ہلاک ہوں گے تو دو مسلمان گروہوں کے لئے کیا حکم ہے اور اتحاد بین المسلمین کے لئے آپ کوئی فارمولا پیش کرسکتے ہیں؟
حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب :- کوئی چیز دنیا میں ناممکن نہیں ہے - سوائے

Scanned with CamScanner

اس کے کہ کوئی خدا بن جائے اور پوری کائنات پر قبضہ کرلے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے -

دو جماعتوں میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو ان میں اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے اور تاریخ میں اس کی صدہا (بے شمار) مثالیں دی جاسکتی ہیں کہ دو جماعتیں آپس میں نبرد آزما ہوتی تھیں اور ایک دوسرے کے خون کی پیاسی تھیں اور کوئی صورت اشتراک کی نظر نہیں آتی تھی - ایک خدا کا مخلص بندہ کھڑا ہوا اس نے اخلاص، فہم و تدبر، حقیقت پسندی اور دماغی وسعت سے کام لیا اور ان دو گروہوں میں صلح ہوگئی - اس کی مثالیں تاریخ سے دی جاسکتی ہیں - اس وقت تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے - (حضرت مولانا کی طبیعت، بڑھاپے اور بیماری، ضعف کی وجہ سے ناساز تھی)

نوائے وقت :- مولانا صاحب ! اس سلسلے میں مفتی حضرات، مذہبی رہنماؤں اور بالخصوص علمائے کرام کے لئے کوئی پیغام دینا پسند فرمائیں گے - ان دو مسلمانوں کے گروہوں کے تصادم کو سامنے رکھ کر فرمائیں؟

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب :- ان کے لئے پیغام بس یہ ہے کہ علم میں گہرائی اور وسعت ہونی چاہئے اور سب سے بڑھ کر خلوص و فکر ہونا چاہئے - ان پر فکر طاری ہو کہ وہ ان مسائل کو حل کریں اور ملت کسی ایسے مخمصے میں اور مسئلے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اس میں اختلاف بڑھے اور نبرد آزمائی ہو - اس کے لئے خلوص اور فہم کی ضرورت ہے -

نوائے وقت :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کے ذریعے کفار کو مسلمان کیا اور نظام اسلام نافذ کیا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت نے ساتھ دیا - صحابہ نے جانی، مالی، وقتی ہر طرح کی قربانی دی اور اسلام کو پھیلایا اور غلبہ اسلام کو ممکن بنایا - آپ یہ بتائیں کہ آج کل کے دور میں دہریئے، عیسائی، یہودی، ہندو اور دیگر مذاہب والے موجود ہیں ان کو اسلام کی دعوت کس طرح دی جائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بعثت ہی کفار و مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے ہوئی تھی؟

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب :- اس کا طریقہ تو موجود ہے اور بالکل آسان ہے اور قرآن شریف میں ہے -

ترجمہ :- آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعہ

سے بلائیے اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے۔

ہم ہندوستان میں اس کا تجربہ کر رہے ہیں اور "پیام انسانیت" کے عنوان سے جلسے کرتے ہیں اور ملک جن خطرات میں گرفتار ہے ان کو بیان کرتے ہیں اور ان مسائل و خطرات کا حل بتاتے ہیں اور ملک کو بچانے کی فکر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے اور وہاں کے بڑے بڑے دانشوروں اور "اپنی اپنی" جماعتوں کے بڑے بڑے مقتدر لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ وہ اس میں شریک ہوتے ہیں اور اسے بہت اہمیت دیتے ہیں۔

اس کے بعد ہم نے مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، بھارت اور نائب صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی حضرت مولانا سید رابع حسنی ندوی سے گزارش کی کہ وہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے بہت قریب ہے اس لئے ان کے خیالات کا آپ کو بخوبی علم ہوگا مولانا سید رابع حسنی ندوی صاحب سے ہم نے مزید دو سوال پوچھے تاکہ وہ بالواسطہ بتا سکیں کہ حضرت سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کے جوابات کیا ہوسکتے ہیں (حضرت سید ابوالحسن علی ندوی ضعف کے باعث مزید گفتگو کرنے کے قابل نہیں تھے)

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے
با اعتماد فیکٹری
مساجد اور دینی مدارس کے لئے
خصوصی رعایت
شریف اینڈ کو سٹون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ جہانگیرہ تحصیل و ضلع نوشہرہ

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

سوال :- نابینا شخص کی اقتدا کا کیا حکم ہے اگر ایک نابینا قرآن کا حافظ ہو اور نماز کے مسائل سے واقفیت کے علاوہ دین کے دوسرے مسائل سے آگاہ ہو - بینا شخص کے ہوتے ہوئے ایسے نابینا کی اقتداء شریعت میں کہاں تک جائز ہے -

سائل قاری انار گل

الجواب و باللہ التوفیق

اتفاقیہ طور پر کسی امام کی اقتداء میں کوئی حرج نہیں اگر کہیں ضرورت پڑے تو فاسق کی اقتداء بھی کی جاسکتی ہے بلکہ بعض فقہاء نے تصریح کی ہے کہ بوقت ضرورت انفرادی نماز پڑھنے سے فاسق کی اقتداء بہتر ہے - فقہاء کرام کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینے شخص کی اقتداء مکروہ تنزیہی ہے - لیکن غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ نابینا ہونا بذات خود کوئی ایسی صفت نہیں جس سے اقتداء متاثر ہو لہذا نابینے کی اقتداء کی کراہت میں بینائی نہ ہونے کا دخل نہیں بلکہ بینائی سے محروم شخص عموماً" علم سے کورا رہ جاتا ہے اکتساب علم کے کوئی خاص مواقع اس کو نہیں ملتے ہیں - عموماً" ایسے شخص پر جہل اور ناواقفیت کا غلبہ رہتا ہے اس لئے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے - ایسا ہی بسا اوقات کپڑوں کی حفاظت کا مسئلہ بھی اس کو درپیش ہوتا ہے ممکن ہے اس کی بے احتیاطی کا بھی کراہت میں دخل ہو -

ورنہ جہاں کہیں ایک نابینا عالم ہو خاص کر محتاط بھی ہو پھر اس کی اقتداء بلا شک و شبہ بغیر کسی کراہت کے جائز ہے - خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتومؓ اور عتبانؓ کو امامت کے لئے اپنی خلافت سونپی تھی اور ان دونوں سے جماعت پڑھوائی اس لئے جواز کے لئے یہی دلیل کافی ہے -

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں -

ونازعه فی النهر بانه فی الهدایته علل للکراهته بغلبته الجهل فیهم وبان فی تقدیمهم تنفیر الجماعته و مقتضی الثانیتة ثبوت

الکراھتہ مع انتفاء الجھل لکن ورد فی الاعمی نص خاص ھو استخلافہ ﷺ لابن ام مکتوم و عتبان علی المدینتہ وکانا اعمیین لانہ لم یبق من الرجال من ھو اصلح منھما وھذا ھو المناسب لاطلاقھم و اقتصارھم علی استثناء الاعمی

(ردالمحتار علی الدرالمختار) ج 1 / 376

ہدایہ میں ان لوگوں کی اقتداء کی کراہت کی وجہ ان میں غلبہ جہل بیان کی گئی ہے۔ نیز ان کی اقتداء لوگوں کے لئے باعث نفرت بھی ہے۔ دوسری وجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے علم کے باوجود بھی کراہت ختم نہیں ہوتی تاہم نابینے کے بارے میں ایک خاص دلیل پائی جاتی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ابن ام مکتوم اور عتبان کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر کرکے چھوڑا تھا یہ دونوں نابینے تھے کیونکہ اس وقت مدینہ منورہ میں ان سے کوئی بہتر آدمی میسر نہ رہا اور نابینا کے بارے میں یہ رائے زیادہ مناسب ہے۔

سوال :- سفر سے واپسی پر اگر دو رکعات کسی مسجد کے بجائے گھر میں پڑھی جائیں کیا اس سے سنت ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب و باللہ التوفیق

جس طرح سفر شروع کرنے سے پہلے دو رکعات حضرت رسول اللہ ﷺ نے گھر میں پڑھی ہیں ایسا ہی سفر سے واپسی پر دو رکعات کا پڑھنا آپ سے مسجد میں ثابت ہے اس لئے یہ دو رکعات گھر کے بجائے مسجد میں پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اس میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے کہ یہ وقت نوافل کے لئے مکروہ نہ ہو ورنہ عصر اور صبح کی نماز کے بعد واپسی کی صورت میں ان اوقات میں سفر سے واپسی کے باوجود نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ خاص کر احناف رحمہم اللہ کے نزدیک اوقات مکروہ میں نوافل ذوات الاسباب بھی مشروع نہیں۔

قال ابن عابدین رحمہ اللہ ومفادہ اختصاص رکعتی السفر بالبیت ورکعتی القدوم منہ بالمسجد

(ردالمختار علی الدر المختار المعروف بشامی)

ج 1 / 459

ترجمہ :- اس کا فائدہ یہ رہا کہ سفر سے پہلے دو رکعات گھر میں اور واپسی پر دو رکعات مسجد سے خاص ہیں

(معیشت کے وسائل)

ذاکر حسن نعمانی

موجودہ دور میں دو مسئلے بڑی اہمیت اختیار کرگئے ہیں - (1) سیاست اور (2) معیشت ان مسائل کی انتہائی اہمیت کی وجہ سے اس زمانے کو سیاسی اقتصاد کا دور کہتے ہیں ۔ دنیا کے ہر ملک میں معیشت کا مسئلہ چھڑا ہوا ہے - ہر نئی حکومت اس کو اپنے لئے ایک چیلنج سمجھتی ہے - جس کی وجہ سے ارکان دولت کی پوری توجہ صرف معیشت پر رہتی ہے - یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے علاوہ دنیا میں اور کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں - سب کا یہی خیال ہے کہ معیشت مضبوط ہوگی تو رعایا خوش ہوگی اور حکومت مستحکم بن جائے گی اور ہر طرف خوشی کا دور دورہ ہوگا - حالانکہ خوشی اور اسباب عیش دونوں الگ الگ چیزیں ہیں - ضروری نہیں کہ اسباب عیش و راحت کے ہوتے ہوئے خوشی و راحت بھی میسر ہو - اس لئے کہ چین و سکون اور راحت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں -

انسانوں کی قسمیں

عقیدہ کے لحاظ سے انسانوں کی دو قسمیں ہیں - مسلم اور غیر مسلم - دونوں کو وسائل معاش کی ضرورت بھی ہے اور ان ذرائع کو استعمال بھی کرتے ہیں - غیر مسلم صرف اس دنیا کو مقصود سمجھتا ہے اور مسلمان کہتا ہے کہ دنیا دیکھنے کی جگہ ہے برتنے کی نہیں - اس فرق کی وجہ سے غیر مسلم صرف مادی وسائل اختیار کرتا ہے - پھر ان مادی وسائل میں بھی جائز اور ناجائز کی تمیز نہیں کرتا -

وسائل کی قسمیں

وسائل معاش کی دو بڑی بڑی قسمیں ہیں -

(1) مادی وسائل (2) معنوی اور روحانی وسائل جن کو اسباب شرعیہ بھی کہہ سکتے ہیں - مادی وسائل کی دو قسمیں ہیں - جائز اور ناجائز

جائز ذرائع

تجارت، جہاد، زمینداری، دکانداری، ملازمت اور صنعت و حرفت وغیرہ - ان جائز ذرائع میں شریعت کی طرف سے چند قواعد اور ضوابط کی پابندی ضروری ہے - اگر ان قواعد و ضوابط کی رعایت نہ رکھی گئی تو یہ جائز ذرائع ناجائز بن جائیں - مثلاً" بیع و شراء میں بائع یا مشتری ایسی شرط لگائے جن کا عقد تقاضہ نہیں کرتا تو بیع و شراء صحیح نہ ہوگی -

ناجائز ذرائع

سود، جوا، چوری، غصب، ڈاکہ یا زنا وغیرہ ان ذرائع سے کمائی اسلام میں قطعاً" ناجائز ہے - غیر مسلم صرف مادی وسائل اختیار کرتا ہے پھر ان میں بھی جائز اور ناجائز کی بہت کم رعایت کرتا ہے مثلاً" سود اور سودی نظام اس وقت پوری دنیا میں رائج ہے - اسلام میں سود قطعاً" حرام اور ناجائز ہے - لیکن کفار کے ہاں جواز اور عدم جواز کی بحث بالکل لایعنی شی ہے - ہاں اگر کسی ذریعہ کا فائدہ اور نقصان بالکل سامنے آجائے یا کسی اقتصادی ضرر کا اندیشہ عیاں ہو تو اس سے خلاصی کی صورت ڈھونڈیں گے - یا کسی ناجائز وسیلہ کا جرم ہونا عیاں ہو تو اس سے بچتے ہیں - جیسے چوری اور ڈاکہ وغیرہ -

روحانی اور معنوی ذرائع

(1) نماز (2) دعا (3) تقویٰ (4) صبر (5) روحانی اعمال (6) توکل

جہاں تک مادی وسائل کا تعلق ہے ان کو ہر آدمی جانتا ہے اور اختیار بھی کرتا ہے - اس لئے ان مادی وسائل کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں - اس مضمون میں روحانی وسائل کی قدرے تفصیل اور وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے اکثر مسلمان بے خبر ہیں اور جو خبردار ہیں وہ اس کو اختیار نہیں کرتے - ان روحانی اسباب کو اختیار نہ کرنے کی وجہ یا تو بے اعتمادی ہے اور یا غفلت اور سستی -

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بظاہر ان وسائل سے ہوتا ہوا کچھ نظر نہیں آتا - ان وسائل کے ذریعے مسائل حل کرنے کے لئے یقین کی قوت درکار ہے - اس کے مقابلہ میں مادی وسائل کو جو بھی جہاں بھی اختیار کرتا ہے اس کا نتیجہ بہت جلد سامنے آجاتا ہے

Scanned with CamScanner

یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم تو ان مادی وسائل کے اختیار کرنے میں اللہ پر اعتماد کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ مادہ ہی ان کے نزدیک سب کچھ ہے جبکہ مسلمان ان مادی وسائل کو اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔

اسباب اور ذرائع کی حقیقت

جس طرح اللہ تعالیٰ ہر شی کا خالق ہے ارشاد ربانی ہے خالق کل شیئی اس طرح وہ خالق الاسباب بھی ہے ہر سب اپنی سببیت میں اس کا محتاج ہے۔ اگر ہم ہر چیز کے لئے سبب مانتے اور تلاش کرتے ہیں تو سبب ایک شیی من الاشیاء ہے۔ تو سبب السبب کیا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ سیدھا اور آسان جواب یہ ہے کہ سبب کا خالق اللہ ہے۔ اس لئے اس کو مسبب الاسباب کہتے ہیں۔ سبب اور مسبب کے درمیان اس کی ذات حائل ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمام اسباب روحانی ہوں یا مادی اپنا اثر دکھائیں گے ورنہ نہیں۔ اس لئے دونوں قسم کے اسباب اختیار کرنے کے بعد بھروسہ اور اعتماد ذات باری پر ضروری ہے تمام اسباب مدد الٰہی کے مظاہر ہیں۔ پانی کا سرچشمہ کنواں ہوتا ہے۔ ڈول اور رسی صرف ذرائع ہیں۔ غیر مسلم اور مشرک اسباب اور ذرائع کو پوجتا ہے۔ اسباب کی خوشامد کرتا ہے اس کی نظر خالق الاسباب کی طرف نہیں جاتی جبکہ مسلمان اسباب کو اختیار کرتا ہے اور ہر شی کا اصل سرچشمہ اور خالق صرف اللہ کو سمجھتا ہے۔

اللہ کی عطا اسباب کی محتاج نہیں

جب اللہ تعالیٰ کوئی شی یا رزق عطا کرتے ہیں تو کسی وسیلہ کا محتاج نہیں۔ وہ بغیر وسائل کے بھی عطا کرسکتا ہے۔ بنی اسرائیل کو اللہ نے وادی تیہ میں من و سلوی فراہم فرمایا۔ حالانکہ بنی اسرائیل نے ان دونوں نعمتوں کے لئے کسی قسم کا ذریعہ اختیار نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کی تمام ضروریات غیب سے پوری فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ وادی تیہ میں نہ آٹے کی ملیں تھیں نہ ٹیکسٹائل ملز وغیرہ نہ صابن فیکٹری تھی۔ ہر معاشی ضرورت پوری ہو رہی تھی۔ وہ اس دور کی مضبوط ترین معیشت تھی۔

Scanned with CamScanner

روحانی وسائل کی تفصیل

(1) نماز:۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - واستعینوا بالصبر والصلوۃ اور مدد لو صبر اور نماز سے (سورہ البقرۃ) حضورؐ کو جب کوئی امر پیش آتا تو فورا" نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے - ایک روایت میں ہے کہ انبیاء کرام کو جب کوئی پریشانی پیش آتی تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے - ضرورت اور پریشانی کے وقت جو نماز پڑھی جائے وہ صلوۃ الحاجتہ کہلاتی ہے - معیشت کی تنگی بھی بہت بڑی پریشانی ہے اس تنگی کو دور کرنے کے لئے صلوۃ حاجت بہترین تریاق ہے -

جن احادیث میں نماز کے فضائل مذکورہ ہیں ان میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز تمام مسائل کا حل ہے - ایک حدیث میں ہے من حافظ علی الصلوۃ اکرمہ اللہ تعالیٰ بخمس خصال یرفع عنہ ضیق العیش جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ اس کا پانچ طرح سے اکرام فرماتے ہیں - اس سے رزق کی تنگی دور فرما دیتے ہیں - حضرت جی مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تمام مسائل کا حل نماز ہے ایک صاحب نے کہا کہ کیا نماز آٹے کی مشین ہے - یا روپے پیسے کی - حضرت جی نے فرمایا تم کس نیت سے نماز پڑھتے ہو اس نے کہا اس لئے کہ اللہ میاں جنت عطا فرما دیں گے آپ نے فورا" فرمایا ابھی تو آپ کا نماز سے دو روٹیاں ملنے کا یقین بنا نہیں تو اتنی بڑی جنت کا یقین کیسے آگیا - پھر اس کو ایک مثال سے سمجھایا کہ سڑک کے چوراہے پر ٹریفک سپاہی چند اشاروں پر مامور ہوتا ہے اس کے پاس وہاں روٹی، کپڑے، جوتے یا کسی اور چیز کی مشین نہیں ہوتی لیکن سارجنٹ کا یقین ہوتا ہے کہ میرے چند اشاروں کے عوض گورنمنٹ میری تمام ضروریات زندگی کی ذمہ دار ہے - اسی طرح ایک مسلمان کو چاہئے کہ نماز پورے یقین سے پڑھے کہ سارے مسئلے اللہ حل فرما دیں گے - نماز سے قبل موذن آواز لگاتا ہے - حی علی الفلاح کامیابی کی طرف آؤ مطلقا" کامیابی کا ذکر ہے - یہ مطلب نہیں کہ صرف آخرت کی کامیابی - اب جو آدمی موذن کی

آواز پر لبیک کہہ کر نماز کی طرف جائے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت کی کامیابی عطا فرمائے گا۔ حضرت شقیق بلخی فرماتے ہیں روزی کی برکت چاشت کی نماز میں ملی۔

(2) دعا:-

دعا بھی اللہ تعالیٰ سے لینے کا ذریعہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگو۔ ارشاد باری ہے۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں‌ڈ گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورا المومن) حافظ ابن کثیر نے شعر نقل کیا ہے۔

الله یغضب ان ترکت سواله
وبنی آدم حین یسال یغضب

اللہ سے جب نہ مانگا جائے تو غصہ ہوتا ہے اور انسان سے جب سوال کیا جائے تو غصہ ہو جاتا ہے ایک حدیث نقل کی ہے من لم یدع الله عزوجل غضب علیہ جب اللہ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز مکرم نہیں۔ اسی طرح ارشاد فرمایا۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے ایک حدیث میں ہے۔ سحری کے وقت اللہ تعالیٰ آواز لگاتے ہیں ھل من مسترزق کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے تاکہ اس کو رزق عطا کروں۔ اس طرح دعا کی قبولیت کے خاص اوقات بھی ہیں اور خاص امکنہ بھی ویسے بھی ہر جگہ اور ہر وقت اس سے مانگ سکتا ہے۔

(3) تقویٰ:-

اللہ کا ارشاد ہے۔ ومن یتق الله یجعل له مخرجا" و یرزقه من حیث لا یحتسب اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں

Scanned with CamScanner

ہوتا۔ (سورۃ الطلاق)

تقویٰ کی حقیقت

ان چیزوں سے بچنے کو تقویٰ کہتے ہیں جو آخرت کے لحاظ سے ضرر رساں ہوں خ
از قبیل عقائد و اخلاق ہوں یا از قبیل اقوال و افعال و احوال ہوں - ایک صحابی اس ک
بڑی دل آویز وضاحت فرماتے ہیں کہ ایک تنگ کانٹے دار راستہ ہو اس میں گزرنے وا
اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر خود کو بچا بچا کر چلتا ہے متقی کو اللہ ایسی جگہ سے رزق ع
کرتے ہیں کہ اس کا وہم و گمان بھی اس طرف نہیں جاتا - اس لئے بعض لوگوں
بعض اولیاء اللہ سے یہ سوال بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے کہ آپ کہاں سے کھاتے ہیں۔

حضرت جی مولانا یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں غیب سے روزی کے دو طریقے ہیں - متعارف اور غیر متعارف - حضرت ابودرداءؓ سے باندی نے پیسے مانگے انہوں نے
انکار کیا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں پھر وہ نماز پڑھنے لگی باندی نے جب بستر جھاڑا
اس سے چار سو اشرفیاں نکلیں باندی نے جب پوچھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے ی
نہیں رکھے - یہ متعارف طریقہ ہے اللہ جنس یا کرنسی کی شکل میں عطا کر دیتے ہیں ک
آدمی کے دل میں بات ڈال دیں کہ جاؤ فلاں متقی کی مدد کرو -

غیر متعارف طریقہ

حضرت خبیبؓ کے پاس جیل میں بغیر موسم کے انگور کے خوش ہوتے تھے - اس
مکان کی غیر مسلم عورت کہتی ہے کہ خدا کی قسم وہ خدا کی طرف سے آتے تھے - بی بی
مریم کا قصہ مشہور ہے - قرآن مجید میں ہے ذکریا علیہ السلام محراب میں تشریف لائے
مریم کے پاس کھانے کی چیزیں تھیں پوچھا مریم یہ کہاں سے آئیں وہ کہنے لگی اللہ کے
پاس سے -

پرہیزگار آدمی کے تھوڑے رزق میں اللہ برکت ڈال دیتے ہیں - مولانا تھانوی رحمہ اللہ
برکت کی حقیقت بیان فرماتے ہیں -

تھوڑا روپیہ یا تھوڑی چیز بہت ہو جائے حالانکہ یہ اس کی حقیقت نہیں ہے بات :

ہے کہ ہر چیز ایک خاص کام کے لئے ہوتی ہے اس کام میں آنا تو برکت ہے اور اگر اس کام میں نہ آئے بے برکتی ہے مثلاً" روپیہ اس لئے ہے کہ اس کے واسطہ سے کھائیں پہنیں دنیا کی راحت حاصل ہو اور اگر اس کام میں نہ لگے بلکہ فضول اڑ جائے تو بے برکتی ہے۔ (تجدید معاشیات)

اولیاء اللہ کے حالات' واقعات اور سوانح عمریاں مطالعہ کرکے دیکھو کیسے اللہ نے ان کی زندگیوں کے اندر ہر چیز کی فراوانی کر رکھی تھی۔

بعض اوقات اللہ کی طرف سے امتحاناً" تنگی عیش ہوتی ہے اس تنگی عیش کے اندر بھی ان کو فراخی عیش والا سکون نصیب ہوتا ہے بلکہ اکثر اولیاء اللہ کا فقر اختیاری ہوتا ہے حضورؐ کا فقر تو یقیناً" اختیاری تھا۔ جس فقر کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آدمی کو قریب ہے کہ کفر تک لے جائے وہ غیر اختیاری فقر ہے۔

(4) صبر

صبر بھی اللہ سے لینے کا وسیلہ ہے آیت اوپر گزر چکی کہ مدد لو صبر اور نماز سے۔ اس کی مدد صبر کے ساتھ ہے۔ حدیث میں ہے جو شخص بھوکا ہے یا محتاج ہو اور اپنی حاجت کو لوگوں سے چھپائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو ایک سال کی روزی حلال طریقے سے عطا فرمائیں گے۔

دیکھئے صبر کی کتنی پیاری اور تنگی معیشت کو دور کرنے والی فضیلت ہے۔ لیکن مادہ پرست انسان کے ذہن میں یہ بات کیسے اترے گی کہ صبر سے بھی معیشت کا مسئلہ حل ہوتا ہے۔

(5) روحانی اعمال

بعض اعمال ایسے ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ رزق کا مسئلہ حل کر دیتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ بعض منصوص ہیں اور بعض اولیاء اللہ کے مجربات ہیں۔ جن کو لوگ وظائف کے طور پر پڑھتے ہیں۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مسئلہ حل کر دیتے ہیں۔ نماز ایک منصوص روحانی عمل ہے۔ حضورؐ کا فرمان ہے سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء

ہے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر بیماری کے لئے پڑھ کر دم کرنا ایک روحانی عمل ہے اور بیمار کو شفاء مل جائے گی -

جو شخص سورہ یس کو دن کے شروع میں پڑھے اس کی تمام دن کی حوائج پوری ہو جائیں گی - ایک حدیث میں ارشاد ہے جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا -

اسی طرح بزرگان دین سے منقول مجرب معمولات - مثلاً" یا باسط ہر نماز کے بعد 72 مرتبہ پڑھنا - اس سے رزق کا مسئلہ انشاء اللہ حل ہو جائے گا - مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعمال قرآنی بہت مشہور ہے -

(6) توکل

یہ وسیلہ تمام وسائل سے بڑھ کر ہے - کیونکہ اس میں اعتماد خالق الاسباب پر ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے - (سورا الطلاق) توکل اعلیٰ بھی لیکن مشکل بھی ہے - ارشاد باری ہے ان اللّٰہ یحب المتوکلین اللہ تعالیٰ متوکلین کو دوست رکھتا ہے -

توکل کا معنی یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب و آلات چھوڑ دے - بلکہ اسباب اختیار کرنے کے بعد بھروسہ اللہ پر کرے کیونکہ اس کی مشیت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا - جب اللہ کی ذات پر اس طرح کا یقین پختہ ہو جائے تو پھر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی سبب موجود نہیں ہوتا لیکن کام ہو جاتا ہے حضورؐ صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے حالات و واقعات بہت سے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سے کام پورے کردیئے جن کے ظاہری اسباب ان کے ساتھ بالکل نہیں تھے - امام غزالی نے توکل پر بڑی عمدہ بحث کی ہے - اس موضوع پر احیاء العلوم قابل دید ہے - امام غزالی فرماتے ہیں اگر بندہ خدا پر توکل کرے تو وہ اس طرح روزی پہنچاتا ہے جس طرح پرندوں کو متوکلین کو رزق ایسی جگہ سے پہنچ جاتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو - امام رازی نے لکھا ہے کہ بعض بزرگ غسل خانے میں داخل ہونے کے بعد

Scanned with CamScanner

مرید سے کہہ دیتے کہ میرے یہ کپڑے کسی غریب کو دے دیں - ان کا اتنا یقین کامل تھا کہ غسل سے فارغ ہوتے ہی اللہ بندوبست کر دیں گے -

تنبیہ

صحابہ کرام یا اولیاء کرام کے توکل کے حالات و واقعات کو دیکھ کر ہم جیسے کمزور یقین والوں کو ان پاکیزہ لوگوں کی نقل نہیں اتارنی چاہئے - کیونکہ وہ حضرات ایسے بلند مقامات تک بڑے مجاہدوں کے بعد پہنچے ہوتے ہیں اور نہ وہ واقعات قابل تقلید ہیں کیونکہ ہر ایک کے ساتھ اللہ کا معاملہ اس بارے میں مختلف ہے - صرف ہر آدمی کو اللہ تعالیٰ کے کمالات کا یقین پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے -

روحانی وسائل کی فراوانی اور آسانی

روحانی وسائل اختیار کرنے کے لئے تھوڑی سی ریاضت اور بہت اخلاص کی ضرورت ہے - ان وسائل کو اختیار کرنے میں زمان اور مکان کی کوئی قید بھی نہیں -

ان وسائل کی نہ کوئی مارکیٹ ہے اور نہ اس کے لئے کسی قسم کے سرمایہ کی ضرورت ہے اور نہ ان وسائل پر کسی کی اجارہ داری ہے - اس کے لئے اعلیٰ صلاحیت بھی درکار نہیں - نہ عمر کی قید ہے - امیر غریب کا فرق بھی نہیں او نہ ان وسائل کے بڑھانے پر کوئی ٹیکس عائد ہوتا ہے - نہ ان وسائل پر کسی طرف سے پابندی ہے - یہ لامحدود اور پائیدار وسائل ہیں - ان وسائل کا ثمر بڑا میٹھا اور پائیدار ہوتا ہے اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ بھی ہوتا ہے -

مادی وسائل سے محروم انسان ان روحانی وسائل کو اپنائے تو انشاء اللہ آخرت کی کامیابی کے ساتھ معیشت کی تنگی ضرور دور ہوگی - جن لوگوں کی نظر ان روحانی وسائل پر نہیں ان کی سوچ خالص مادی سوچ ہے اس لئے کفار جیسے منصوبے بناتے ہیں - ہر وقت وسائل اور ضروریات و مسائل کا توازن معلوم کرتے رہتے ہیں - ان کو وسائل ہمیشہ محدود نظر آتے ہیں اور مسائل و ضروریات لامحدود - جن کے لئے طرح طرح کے جائز و ناجائز مادی منصوبہ بندی ہوتی رہتی ہے - میرے خیال میں خاندانی منصوبہ بندی بھی اس

خالص مادی سوچ کا نتیجہ ہے۔

مادی اور روحانی وسائل کے تصادم کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جب دونوں قسم کے وسائل کا بیک وقت تصادم یا تضاد پیدا ہو جائے تو روحانی وسائل کو ترجیح دینا ہوگی۔ دکاندار کے سامنے لاکھوں روپیہ کا گاہک کھڑا ہے لیکن آواز لگی کہ حی علی الصلوۃ اور حیی علی الفلاح اب برکت اور فائدہ اسی میں ہے کہ گاہک چھوڑ کر نماز کی طرف جائے۔ مادیت پر یقین والا اول گاہک کو نمٹاتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے۔ مادیت پر یقین والا جب اس کے پاس گاہک بالکل نہ آئیں یا کم آئیں تو دوسرے دکاندار کے ساتھ صبر کی بجائے حسد شروع کر دیتا ہے۔ اپنی دکان اور کاروبار کو چمکانے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیتا ہے مقابل کو نیچا دکھانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے توکل کی بجائے ناجائز ذرائع اختیار کرتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ مادی ذرائع کے استعمال کے ساتھ ساتھ روحانی وسائل کو اختیار کرے اور ان روحانی وسائل کو

معیار اور کوالٹی ہماری پہچان
گھروں دفاتر اور مساجد و مدارس کے لئے یکساں ضرورت
فرش کو خوبصورت اور پائیدار بنانے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔
رضا ماربل اینڈ چپس فیکٹری
ورسک روڈ پشاور ، فون نمبر 091-27207

"پر اسرار آغا خانی سرگرمیاں اور مجرمانہ حکومتی غفلت"

مولانا عبید اللہ چترالی
سینئر نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد

آغا خانی فرقہ جو گذشتہ ادوار میں اسماعلیلیۃ باطنیہ، زنادقہ، ملحدین وغیرہ وں سے پہچانا جاتا تھا، ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا اہل اور مار آستین کے ور پر متعارف رہا ہے یہ فرقہ یہودیت کے پیداوار ہونے کے ناطے وہی طریقہ واردات ستعمال کرتا ہے جو یہودیوں کا ہو اور اسلام و اہل اسلام کے خلاف کوئی حربہ استعمال رنے سے کبھی بھی احتراز نہیں کرتا ان کی ریشہ دوانیوں سے تاریخ بھری پڑی ہے - ی قریب میں تحریک آزادی کے لئے جب حریت پسند مسلمان جانوں کے نذرانے پیش ر رہے تھے تو اس فرقے کا امام سر سلطان محمد شاہ آغا خان انگریز کے ساتھ مل کر لمانوں کے خلاف ہر محاذ پر نبرد آزما تھا - جس کے صلے میں انہیں سر اور ہزہائنس کے ابات سے نوازا گیا اور دیگر مراعات کے ساتھ ایک خطہ اراضی کو مستقل طور پر اس ے حوالے کرنے کا وعدہ کیا گیا، جس پر کہ وہ اپنا مستقل سٹیٹ قائم کرے - اس وعدہ ے ایفاء کے لئے برٹش حکومت یورپی ممالک اور امریکہ کو اپنے ساتھ ملا کر مسلسل آغا ن کی مدد میں روز و شب مصروف ہے - چونکہ گلگت اور چترال کے بالائی علاقوں سمیت انستان کے علاقہ واخان میں آغا خانوں کی اکثریت ہے اور یہ سب ملا کر ایک متصل اقہ ہے اس لئے یہ خطہ اراضی آغا خانی سٹیٹ کیلئے انتہائی موزوں قرار دیا گیا ہے اور ملاً" اس مقصد کی تکمیل کی کوششوں کا آغاز کیا گیا ہے - یورپی برادری کی ہدایات اور شوروں کے عین مطابق آغا خان اپنا پروگرام جاری رکھا ہوا ہے - مجوزہ ریاست کے غرافیائی حدود اربعہ کے تعین کے ساتھ ساتھ اس علاقے کی مکمل مردم شماری کرائی گئی ہے اور اس میں آباد آغا خانی اور غیر آغاخانیوں کی پوری تفصیل مرتب کی گئی ہے بلکہ کومتی غفلت کے برعکس ہر ماہ آغا خانی دفاتر میں ہر ہر گاؤں کی مردم شماری فہرستوں میں

ہونے والی کمی و زیادتی کی مکمل رپورٹیں باقاعدہ آیا کرتی ہیں اور اس مقصد کے لئے ہر ہر گاؤں میں ذمہ دار مقرر کئے گئے ہیں - موصولہ رپورٹوں کی روشنی میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور حائل رکاوٹوں کے ازالے کے لئے انتظامات کئے جاتے ہیں - اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کروڑوں اربوں نہیں بلکہ کھربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں اور ایک سالہ بجٹ دو کھرب سے بڑھ کر ہوتا ہے - اس بجٹ میں پاکستانی ذمہ داروں کی خریداری کیلئے معتدبہ رقم مختص کی جاتی ہے - ان پاکستانی ذمہ داروں میں وزراء، سرکاری افیسرز، ارکان اسمبلی، بااثر شخصیات اور گلگت و چترال کے معتبر خاندان شامل ہیں -

آغا خان کی طرف سے پاکستان بھر میں قائم تنظیمی خاکہ کچھ اس طرح ہے < آغا خان نیشنل کونسل برائے پاکستان" اس کونسل کی نگرانی براہ راست آغا خان کرتا ہے - جس کے تحت دو قسم کے ادارے قائم ہیں ( ) ترقیاتی ادارے ( ) اماتی ادارے - ترقیاتی ادارے کے دو اہم شعبے ہیں ( ) آغا خان فاؤنڈیشن

(ب) آغا خان یونیورسٹی - آغا خان یونیورسٹی کے تحت آغا خان نرسنگ سکولز کام کرتی ہیں جبکہ آغا خان فاؤنڈیشن کثیر شعبہ جات پر مشتمل ہے - مثلاً" آغا خان رول سپورٹ پروگرام (اے کے آر ایس پی) ایجوکیشن سروس، ہیلتھ سروس، ہاؤسنگ بورڈ اور سوشل ویلفیر بورڈ - اے کے آر ایس پی کے تحت ایف، ایم، یو دیہی تنظیمیں اور دیہی بنکاری کے شعبے کام کرتے ہیں - ایجوکیشن سروس کے تحت سکولز اور اساتذہ کیلئے مختلف تربیتی ادارے قائم ہیں - سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کیلئے باقاعدہ ہاسٹل قائم کئے گئے ہیں - جن میں طالب علم مقیم رہتے ہیں - ہیلتھ سروس کے تحت ہیلتھ سنٹر، ڈسپنسری، ہسپتال اور ویکسی نیشن کے شعبے مصروف عمل ہیں - ہاؤسنگ بورڈ کے تحت باقاعدہ انجینئرز اور عملہ کی تنظیم قائم ہمہ وقت مصروف کار ہے جبکہ سوشل ویلفیر بورڈ کے تحت سلائی، کڑھائی کے مراکز قائم ہیں -

اماتی ادارے کے مندرجہ ذیل تنظیمیں قائم کی گئی ہیں - ( ) ریجنل کونسل ( ) طریقہ بورڈ ( ) مصالحتی و ثالثی بورڈ ( ) سٹیٹ آفس - ریجنل کونسل کے تحت ہر ہر گاؤں میں لوکل کونسلیں قائم ہیں - ہر اسماعیل مرد و زن اس کا ممبر ہوتا ہے - ہر دیہی تنظیم ہر ماہ مردم

شماری رپورٹ کی فہرستوں میں کمی و بیشی کی پوری پوری اطلاع ریجنل کونسل کو دینے کا پابند ہوتی ہے۔
طریقہ بورڈ ۔ کے ہر علاقے میں لوکل بورڈ قائم ہوتا ہے جس کے ماتحت مندرجہ ذیل عہدیدار کام کرتے ہیں
( ) مکھی ( ) مذہبی گائیڈ ( ) واعظین ( ) قاضی اور ( ) قاری (ان تمام اصطلاحات کی تفصیل کسی مستقل مضمون میں کیا جائے گا)۔
مصالحتی و ثالثی بورڈ ۔ بورڈ کے تحت ہر علاقے میں لوکل پینل قائم ہوتے ہیں جو علاقہ کے معتبرات پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ سٹیٹ آفس کے تحت سٹیٹ ایجنٹ کام کرتے ہیں جس کے باقاعدہ تعزیت یافتہ ممبرز ہوا کرتے ہیں ۔
آغا خان نیشنل کونسل برائے پاکستان کا سالانہ بجٹ ۔
آغا خان نیشنل کونسل برائے پاکستان کا سالانہ بجٹ برائے سال 97 - 1996ء
چھ ارب یعنی چھ سو ملین امریکی ڈالر ہے جو دو کھرب باون ارب سے زیادہ پاکستانی بنتا ہے ۔ اس ضخیم اور بھاری بھرکم بجٹ کو کس طرح خرچ کیا جاتا ہے اس کا پتہ سوائے آغا خانی ذمہ داروں اور ان کے سرپرتوں کے کسی کو نہیں ۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس بجٹ میں پاکستانی زر پسندوں کی خریداری کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے لیکن اندازتا" اس بجٹ کا بڑا حصہ ہوس زر میں مبتلا پاکستانیوں کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے صرف کیا جاتا ہے ۔ زر کے نشے کے عادی پاکستانی ذمہ داران اب کسی بھی پاکستانی محروط شخص کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ۔ کوئی بھی محب وطن شخص ان عزائم کی نشاندہی کی کوشش کرتا ہے تو اسے تخریب کار ، فرقہ پرست ، جنونی اور دہشت گرد کے امریکی القاب سے نواز کر لوگوں میں بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس پر مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے اور اذیت دی جاتی ہے ۔ علاقے کے عوام کو مرعوب رکھنے کے لئے بااثر خاندانوں کو ہمنوا بنایا گیا ہے پرکشش تنخواہوں ، مراعات اور خواہشاتی رنگینیوں سے متاثر ہو کر بااثر خاندانوں کے افراد ملک دشمنی کے تمام تر سازشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے خاموش تماشائی بن جاتی ہیں بلکہ عوام کو غلط طریقے سے باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ اس طریقے سے ایک طرف انہیں بے انتہا دولت آتی ہے اور دوسری طرف سیاسی اثر و

رسوخ قائم رہتا ہے - یہ باأثر افراد حاصل شدہ مراعات کو ہضم کرنے کی خاطر علاقے کے لوگوں پر ناجائز دباؤ ڈالا کرتے ہیں اور کئی مجبور علماء اور دیندار لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے ہیں - اس طرح چھوٹی سی لالچ کی خاطر نہ صرف اپنے آپ بلکہ پوری قوم کی تباہی کے درپے ہو چکے ہیں - ارکان حکومت سے لیکر باأثر شخصیات کو زیر کرنے کی وجہ سے آغا خان اپنے عزائم کی تکمیل میں بلا کسی بھی رکاوٹ کے مصروف ہے امریکہ اور یورپی برادری اس مقصد میں پوری طرح اس کی پشت پر کھڑے ہیں -

یہ کوئی محض اتفاق نہیں کہ بیرونی شخصیات جب پاکستان آتے ہیں تو وہ چترال کا رخ ضرور کیا کرتے ہیں - پہلے پہل چترال امن و امان ، ترچ میر اور کافرستان کی وجہ سے یورپین سیاحوں کے لئے باعث کشش تھا مگر اب سیاحوں کی جگہ یورپی و امریکی امراء ، سفراء ، اعلی سرکاری افسروں ، خفیہ اداروں کے اہلکار بلکہ بڑے بڑے حکمران طبقوں کا مرکز نگاہ بنا ہوا ہے - تحصیل گرم چشمہ کا ایک چھوٹا سا گاؤں جو بہ مشکل گھرانوں پر مشتمل ہوگا جس کا چترالی نام < بلپھوک> ہے عالمی شہرت حاصل کیا ہوا ہے - یورپ و امریکہ کا کوئی بھی ذمہ دار جب چترال آتا ہے تو اس کے پروگراموں میں اہم پروگرام آغا خان و یلج کا دورہ کرنا ضرور ہوا کرتا ہے - ایک ذمہ دار سرکاری افیسر نے مجھے بتایا کہ جب برطانیہ کے سفیر کا چترال آنا طے پایا تو اس کے پروگراموں میں آغا خان گاؤں کا دورہ شامل تھا اس لئے درمیان میں عبارت متروک ہے (چونکہ اس نام کا کوئی گاؤں چترال میں موجود نہیں تھا) ہم نے دوبارہ رابطہ کیا تو اسی < بلپھوک> کو < آغا خان و یلج" کا نام دیا گیا تھا۔ اس گاؤں میں کوئی قابل دید چیز نہیں اور نہ ہی سیرو تفریح کے حوالے سے یہ گاؤں پر کشش ہے۔ اس گاؤں کی صرف ایک خصوصیت ہے وہ یہ کہ تحصیل گرم چشمہ کی حدود کا آغاز اسی گاؤں سے ہوتا ہے - اور اسی گاؤں پر چترالی تحصیل کی حدود ختم ہو جاتی ہیں چترال تحصیل مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے جبکہ آغا خانی آبادی کا آغاز اسی گاؤں سے ہوتا ہے تو گویا آغا خانی ریاست کی سرحدات اسی گاؤں سے شروع ہوتی ہیں اور پاکستان (شرط بقاء) اور آغا خانی سٹیٹ (لافعل اللہ ذالک) کے درمیان یہ گاؤں بونڈری لائین کی حیثیت کا حامل ہے اس لئے اس چھوٹے سے گاؤں کو آغا خان و یلج کا نام دیا گیا اور یورپی و امریکی ایوانوں میں اس کا بڑا چرچا ہے -

Scanned with CamScanner

یہ بات باعث حیرت ہے کہ چھوٹے سے چترال میں ہفتہ ہوا یورپی ممالک اور امریکہ کے سفیر سمیت سفراء مقیم ہیں - اہل چترال حیران ہیں کہ یہ لوگ یہاں پر کیا کر رہے ہیں - چترال ہوائی اڈہ ہیلی کاپٹروں اور سینا جہازوں سے اٹا پڑا ہے - رات دن اس بدقسمت چترال میں شراب و کباب اور شباب کی محافل کھلے عام جمی ہوئی ہیں اور چند ہی روز بعد ملکہ الزبتھ پاکستان کا دورہ کر رہی ہے - جو چترال بھی جائے گی چترال کے اہم پروگراموں میں ان کا آغا خان گاؤں (ہلپھوک) جانا بھی ہوگا - ان تمام کڑیوں کو ملا کر چترال کے باشعور لوگ انتہائی پریشان ہیں اور پاکستانی ذمہ داوں سے استفسار کرتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے خدانخواستہ چترال کو آغا خان کے حوالے تو نہیں کیا جا رہا ہے اس سے پہلے جولائی کے اواخر میں چترال کے ایک آغا خانی صحافی کا کالم پاکستان کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوا جس میں اس نے باقاعدہ طور پر مطالبہ کیا تھا کہ چترال کو کسی ملک یا شخص کے حوالے کر کے پاکستان پر واجب الادا بیرونی قرضے ادا کئے جائیں - اس کے ساتھ تحصیل مستوج کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ بھی زور پکڑتا جا رہا ہے جس کی پشت پر بھی یہی آغا خانی مقصد کام کر رہا ہے - مستقل آغا خانی بنک کے قیام کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے - بے نظیر دور میں اس کے لئے باقاعدہ درخواست دیکھی مگروی ، اے جعفری نے اس کی شدید مخالفت کی اور کوشش ناکام رہی - اب موجودہ وزیر خزانہ سرتاج عزیز کے سامنے وہ درخواست پیش کی گئی ہے - سننے میں آیا ہے کہ سرتاج عزیز نے حامی بھرلی ہے - خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا - سیر و سیاحت کے مراکز میں قائم ہوٹلوں پر آغا خانی تنظیموں اور شخصیات نے قبضہ کیا ہوا ہے - چترال اور گلگت کے تعلیمی مراکز صحت کے ادارے اور ترقیاتی شعبہ جات پر آغا خانی چھاپ عیاں دکھائی دیتی ہے - ان حالات کی نشاندہی اگر جرم ہے تو پھر پوری قوم کو چپ رہنا چاہئے اگر پاکستان کی بقاء سلامتی اور استحکام کو ان اقدامات سے خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو ذمہ داروں کا فرض ہے کہ سدباب کے انتظامات کئے جائیں -

اطلاعات مظہر ہیں کہ سفراء کے اس دورے کے دوران انٹیلی جنس اداروں اور پولیس کو کسی بھی نشست کے قریب جانے کی اجازت نہیں دی گئی - تمام خفیہ ادارے اس پر حیرت کا اظہار کر چکے ہیں اور علاقے کے عوام کو پریشانی و تشویش لاحق ہے -

چترال کے پردے کا خاتمہ ہو چکا ہے - آغا خانی مرد و زن ہی نہیں بلکہ آغا خان فاؤنڈیشن کی بدولت مسلمان عورتیں بھی پردے سے بے پروا ہو چکی ہیں - چترال کی تہذیب و ثقافت مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے -

سال قبل آغا خان نے اپنے انٹرویو میں ان علاقوں سے پردے کے خاتمے کا عزم کا جو اظہار کیا تھا اس کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے -

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر 273281

مسلمانوں کی طبی خدمات
(سرجری اسلام کے قرون اولی میں)

ڈاکٹر نثار محمد
اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ علوم اسلامیہ
اسلامیہ کالج پشاور پشاور یونیورسٹی

ڈاکٹر میاں عزیز الرحیم حقانی
اسسٹنٹ پروفیسر
زرعی یونیورسٹی پشاور

علم التشریح (اناٹومی) و منافع الاعضاء

علم جراحی کے لئے تشریح الاعضاء (Anatomy) ومنافع الاعضاء ایک کلید کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس علم کے بغیر سرجری میں قدم رکھنا زیر علاج مریض کی زندگی سے کھیلنے کے مترادف ہوگا۔ ایک سرجن کے لئے جسم کے مختلف اجزاء' اعصاب' ہڈیوں اور گوشت کے مختلف حصوں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ جب وہ جسم کے کسی حصے کا آپریشن کرنا چاہے تو اس کو اس حصے کے نہایت ہی باریک چیزوں (Nerves) کے بارے میں بھی علم ہو۔ تاکہ دوران آپریشن وہ جسم کا کوئی ایسا حصہ نہ کلٹ ڈالے۔ جس کی بناء پر مریض کے جسم میں کوئی اور نقص پیدا ہو جائے۔ (1)

علم التشریح ومنافع الاعضاء (Anatomy) میں جسم کے مختلف حصوں اور ان کی کارکردگی کے بارے میں بحث ہوتی ہے اور ڈاکٹروں سے لے کر عام لوگوں تک کے لئے اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بعض لوگوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ

من لم یعرف الھیته والتشریح فھو عنین فی معرفته اللہ (2)

ترجمہ :۔ جس نے علم ہیئت و تشریح نہیں پہچانا وہ اللہ کی معرفت کے بارے میں نامرد ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک عام انسان کے مقابلے میں ڈاکٹر خاص طور پر اناٹومسٹ کے لئے اللہ کی تخلیق کردہ اس عظیم شاہکار (انسان) میں دلچسپی کے بہت سارے مواد ہیں اور

شاید یہی وجہ ہے کہ جو شخص اناٹومی پڑھنے کے باوجود خدا کو نہیں مانتا وہ دنیا کا سب سے بڑا بے وقوف اور حقیقت کو جھٹلانے والا سمجھا جاتا ہے - (3)

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اگرچہ اناٹومی کا علم خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ کرسکا - تاہم قرآن کریم میں انسان کی تخلیق اور اس کے ترکیب و تعدیل کے حوالے سے بہت ساری آیتیں ملتی ہیں جس سے فن تشریح الاعضاء (اناٹومی) کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے - چند آیات ملاحظہ ہوں -

1:- سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوٰی والذی قد رفھدی (4)

ترجمہ :- اپنے رب برتر کی پاکی بیان کر اور گن گاتا جا - جس نے پیدا کیا - پھر (ہر چیز کا جسمانی نظام) درست کیا - وہ ذات برتر جس نے (تمام مظاہر فطرت میں سے ہر ایک کے لئے ایک مخصوص فطری اور طبعی ضابطہ) مقرر کیا - پھر ہر ایک کو (اس کے مطابق) چلنے کی ہدایت کی -

2:- یایھا الانسان ماغرک بربک الکریم ○ الذی خلقک فسوک وعدلک فی ای صورۃ ما شاء رکبک (5)

ترجمہ :- اے انسان اپنے رب کریم پر کس چیز سے بہکا جس نے تجھ کو بنایا - پھر تجھ کو ٹھیک کیا پھر تجھ کو برابر کیا جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا - (تفسیر عثمانی)

3:- مالکم لا ترجون للہ وقارا" - وقد خلقکم اطوارا" (6)

ترجمہ :- تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے - حالانکہ اس نے تمہیں کئی مدارج سے گزار کر بنایا -

قرآن کریم میں انسانی تخلیق و بناوٹ کے بارے میں اتنے واضح آیات کی وجہ سے مسلمان محققین نے علم التشریح و منافع الاعضاء کے جاننے کے بارے میں دلچسپی لینا شروع کردی - ان محققین میں ایک نام عبدالطیف بن یوسف بغدادی (557 ھ - 629 ھ) کا تھا - جس نے اس فن میں بڑا نام پیدا کیا - جب اسے علم ہوا کہ مصر میں انسانی لاشوں کا

ایک انبار پڑا ہوا ہے تو وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور معلومات کا ذخیرہ جمع کر کے واپس بغداد لوٹا اور ان معلومات کو اپنی کتاب " کتاب الافادہ والاعتبار فی الامور المشاہدہ والحوادث المعانیہ بارض مصر (7) میں درج کی - اس کے علاوہ شیخ بو علی سینا کی کتاب " القانون فی الطب " علی ابن عباس کی کتاب " کامل الصناعۃ " اور محمد بن ذکریا الرازی کی کتاب " منافع الاعضاء " شامل ہیں - (8) صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ کا کہنا ہے کہ اس فن پر رازی اور ابن سینا کی کتابوں سے مفید کوئی کتاب نہیں ہے اور پھر القانون کی شرح ابن النفیس علی بن ابی الحزم القرشی نے بہت خوبصورت انداز میں کی ہے -

اس زمانے میں اسلامی ممالک میں جگہ جگہ ہسپتال بنائے گئے تھے اور یقیناً" ان ہسپتالوں میں ماہر سرجن موجود ہوتے ہوں گے - مشہور مستشرق " فلپس کے ہٹی " نے اپنی کتاب " تاریخ عرب " میں ان تمام ہسپتالوں کا ذکر کیا ہے - بغداد میں ہسپتالوں کی کثرت کی بناء پر اس کو آٹھویں صدی عیسوی کا " ہسپتالوں کا شہر " کہا جاتا تھا (9) ان ہسپتالوں میں سرجری کے مختلف شاخوں کے ماہر سرجن ہوتے تھے - مثلاً" جراحی چشم کے لئے الکحالون فصد کھولنے کے لئے ماہر الفصادون پٹی باندھنے کے ماہر الجبائرون اور داغ دینے کے ماہر الکواؤن وغیرہ ہوتے تھے - (10)

تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلم اطباء یہ تجربات پرندوں' بندروں اور انسانی لاشوں پر کیا کرتے تھے - نبی اکرمؐ کے زمانہ میں اطباء زود اثر دواؤں کی مدد سے مریض کا علاج کرتے تھے - یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں آپریشن کو طبیب کی قلت فہم اور عدم مہارت طب پر محمول کیا جاتا تھا - (11)

زخموں کے علاج کے سلسلے میں جب خلیفہ راضی باللہ نے ایک ماہر طبیب سے اپنے اس کٹے ہاتھ کا جس کا ہاتھ خلیفہ نے کاٹا تھا' سے فرمائش کی تو مذکورہ وزیر (ابن مقلہ) کے کٹے ہاتھ کی اس طریقے پر مرہم پٹی کی کہ اس کے ہاتھ کا زخم بھر گیا اور خون بہنا بند ہوگیا - (12)

سرجری سے خلفائے اسلام اور آئمہ کی واقفیت

٨٧

Scanned with CamScanner

کسی فن کی اصطلاح کا ایک خاص زمانے میں پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس زمانے کے لوگ اس مخصوص فن سے ضرور واقف تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سرجری کی مختلف اصطلاحات اور انسانی اعضاء کے مختلف منافع اور زخموں کے مختلف احوال کے لئے ناموں کا پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ لوگ ان امراض اور ان کے علاج سے واقف تھے اور ان کی عملی سطح پر سرجری کا گہرا اثر تھا۔ مثلاً" امام الجراحین ابوالقاسم الزہراوی (وفات 427ھ) نے اپنی کتاب میں آلات جراحی کے نام اور اس کی تصویریں بھی بنائی ہیں۔ جس کے بارے میں مشہور مستشرق ڈاکٹر ڈانلڈ کیمبل لکھتا ہے۔

"یورپ کے اکثر سرجن زہراوی ہی کی کتاب کے خوشہ چین ہیں۔ خصوصاً" اٹلیہ کے سرجنوں نے تو اس سے بہت ہی استفادہ کیا ہے۔" (13)

ابوالقاسم الزہراوی نے جن سرجری کے آلات کی تصویریں اور نام بتائے ہیں ان کی ایک لسٹ نیچے درج کی جاتی ہیں۔ جن کے سامنے جدید سرجری میں استعمال ہونے والے آلات کے انگریزی نام دیئے گئے ہیں۔

1:-	منہامن :	باریک چیزیں پکڑنے کا آلہ	(1) Plain Forceps
2:-	مسلط :	دندانہ دار چمٹی	)Toothed Forceps
3:-	مقراص :	قینچی	3) Pair Of Scissors
4:-	سکین :	چھری	(4) Scalpel
5:-	کلوب العظم :	(زنبور)	e Holding Forceps
6:-	مقلاع الاسنان :	دانت اکھاڑنے کا آلہ	(6) Dental Forceps
7:-	حقنہ :	انیما کرنے کا آلہ	(7) Enema Cane
8:-	منشار :	آری	(8) Bone Saw
9:-	ابرہ عقفاء :	خمدار سوئی جسکے سامنے کا سرا مڑا ہوا ہوتا ہے	(9) Curved Neecle
10:-	مبرد :	ریتی جو دانت یا ہڈی وغیرہ کو گھسنے کے کام آتی ہے	(10) Bone Scraper
11:-	مفصد :	بڑا نشتر (رگ میں نشتر چھو	rge Surgical Blade

کر خون نکالنے کا آلہ)

12۔ مبزغ : چھوٹا نشتر (12) Small Surgical Blade

13۔ مجراف : بیلچہ نما ایک آلہ (13) Surgical Retracter

14۔ ملقاط : بہت چھوٹی چیزیں اٹھانیوالی چمٹی (14) Fine Forceps

ان آلات کے علاوہ زہراوی نے سرجری کی چند ایک اصطلاحات کا بھی ذکر کیا ہے۔
مثلاً" شد ۔ مد ۔ جدع ۔ قطع ۔ جرح یعنی پھیلنا ۔ سکڑنا ۔ باندھنا ۔ کاٹنا وغیرہ ۔ (15)

عہد رسالت میں چند آپریشن

1۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چند صحابہ حاضر ہوئے اور اپنے ایک بیمار ساتھی کے لئے آپریشن کی اجازت چاہی ۔ آپؐ نے پوچھا آپریشن کون کرے گا؟ کہنے لگے ایک یہودی آپریشن کرے گا۔ حضورؐ نے منع فرمایا ۔ پھر کئی بار یہ لوگ اجازت کے لئے آئے ۔ آخرکار حضورؐ نے اجازت دے دی ۔ انہوں نے اس یہودی سرجن کو بلایا اس نے اس مریض کا پیٹ چاک کرکے اندر سے کوئی چیز نکالی ۔ جس کی شکل پرندے کے بچے کی طرح تھی اور پھر اندر سے صاف کرکے سی دیا اور کچھ عرصے تک مرہم وغیرہ لگاتا رہا ۔ یہاں تک کہ وہ بالکل صحت یاب ہوگیا اور چلنے پھرنے کے قابل ہوا ۔ ایک دن حضور علیہ السلام نے اس کو مسجد میں دیکھا تو فرمایا یہ تو فلاں آدمی ہے ۔ آپؐ نے اسے بلا کر اس کا زخم دیکھا تو فرمانے لگے ۔

ان الذی انزل الداء جعل له دواء الا السام (16)

بے شک جس ذات نے مرض پیدا کئے ہیں اسی نے ان امراض کا علاج بھی پیدا کیا ہے ۔ سوائے موت کے (کہ اس کا علاج نہیں کیا جاسکتا)

2۔ ابوھریرہؓ کا قول ہے کہ اس شخص کے پیٹ میں " جوای " ہوگیا ۔ حضورؐ کے حکم پر ایک حکیم نے اس کا پیٹ چاک کرکے اس کا علاج کیا (17) (جوای پیٹ میں فاسد اور گندے پانی کے اجتماع کو کہتے ہیں)

3۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ کے حکم پر ایک مریض (جس کی عیادت

کے لئے میں حضورؐ کے ساتھ گیا ہوا تھا) کے پھوڑے کا آپریشن کیا (18)

4- مدینہ منورہ میں ایک صحابی کے جسم میں ایک تیر پیوست ہوگیا - نبی اکرمؐ کے حکم پر دو بھائیوں نے اس کے جسم سے وہ تیر نکالا اور اس کے زخم پر دوائی لگائی - یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہوگیا -

ایک صحابی نے خود اپنی اہلیہ کے پیٹ کا آپریشن کیا

طبرانی نے معجم میں بیان کیا ہے کہ ایک صحابی نے اپنی بیوی کا پیٹ چاک کرکے علاج کیا (19) علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی 452 ھ) نے الاصابہ میں ایک صحابی کا واقعہ لکھا ہے جو خود ایک ماہر طبیب بھی تھا کہ اس نے خود اپنے پیٹ کا آپریشن شروع کیا۔ مگر شدت درد کی وجہ سے وفات پاگئے - (20)

پلاسٹک سرجری

طب کے میدان میں پلاسٹک سرجری کو اس صدی کا سب سے بڑا معجزہ قرار دیا جاسکتا ہے - پلاسٹک سرجری میں مسخ شدہ اعضاء کی اس طرح چیر پھاڑ کی جاتی ہے کہ زخم مندمل ہونے کے بعد اس کے نشانات تک نہیں رہتے اور آپریشن شدہ جگہ بالکل اپنی اصلی حالت میں نظر آتی ہے - کتب احادیث اور تاریخ میں کئی ایک ایسی مثالیں ملتی ہیں جس میں صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مسخ شدہ اعضاء کی اصلاح و تکمیل کیں - جن کو آج کے اصطلاح میں پلاسٹک سرجری کہا جاسکتا ہے -

سونے کی ناک

مسند احمد، سنن ابی داؤد و ترمذی میں یہ روایت ملتی ہے کہ عبدالرحمٰن کے دادا عرفجہ بن سعد کا "یوم الکلاب" کی لڑائی میں ناک کٹ گئی - انہوں نے چاندی کی ناک لگوائی لیکن قبول اسلام کے بعد ایک بار حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بدبو کی شکایت کی تو آپؐ نے سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا - چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (21)

سونے سے دانتوں کی بندش

معجم اوسط میں عبداللہ ابن عمرؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میرے والد کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے تو انہوں نے حضورؐ کے حکم پر سونے کے دانت لگوا دیئے (22) اسی طرح عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کا جنگ احد میں سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے اور انہوں نے حضور علیہ السلام کے حکم پر سونے کے دانت لگوا دیئے تھے۔ اسی طرح خادم رسول حضرت انسؓ کے بارے میں ہے کہ ان کے چند دانت سونے کے تھے۔ (23)

دانتوں پر سونے کا خول چڑھانا

امور المومنین حضرت عثمانؓ کے دانتوں پر سونے کا خول چڑھا ہوا تھا۔ جس کے لئے "صنبب اسنانہ" کے الفاظ آئے ہیں (24)۔ مسلمان اطباء جب تحقیق و جستجو کرنے والے تھے تو پوری دنیا کے طب کے استاد سمجھے جاتے تھے اور کئی صدیوں تک مسلمان ماہرین طب کی کتابیں یورپ کی طبی مدرسوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھائے جاتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ماہرین طب نے تحقیق کا راستہ چھوڑ دیا اور دوسروں کے تحقیق کے خوشہ چین بن گئے تو پھر مسلمانوں کے علوم و فنون پر غیروں نے قبضہ کرلیا اور اپنے ہی گھر کی متاع عزیز (سرپرستی نہ ہونے کی بناء پر) مسلمانوں کے لئے اجنبی بن گئے۔
فاعتبروا یا ولی الابصار)

حوالہ جات

(1) دیکھئے :- The Cyclopaedia Of Medicine and Surgery "Anatomy"

(2) حاجی خلیفہ - کشف الظنون جلد 1 صہ 409 دارا لفکر بیروت لبنان

(3) دیکھئے (i) Shahid Athar - Islamic Medicine

PP:25-30 Ferozsons Ltd Lahore.

(ii) Keith L. Moore The Developing Human "Preface"

Mac Millan and Co, London - 19866

(4) الاعلیٰ 87 : 1 - 3

(5) المطففین 83 : 6 - 8

(6) نوح 71 : 13 - 14

(7) ڈاکٹر امین اسعد خیر اللہ - الطب العربی (عربی ایڈیشن) صہ 166 مکتبہ دارالکتب المصریہ قاہرہ 1975

(8) اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر عنوانات "بو علی سینا" "الرازی" جامعہ پنجاب لاہور مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو - درج بالا عنوانات کے تحت انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگلش ایڈیشن)

(9) دیکھئے (i) Philips - K - Hitti "History Of The Arabs PP:361-365

Mac Millan and Co, London 1958

(ii) Hamarneh Sami K, Health Sciences in Early Islam,

Vd II PP: 43-55

Noor Health Foundation and Zahra Publications Blanco, 1984.

(10) ایضاً" دیکھئے حوالہ نمبر 7

(11) الدکتور خالص جلبی - الطب محراب الایمان الجزء الاول "مقدمہ فکریہ" موسستہ الرسالتہ بیروت

(12) زر کلی - الاعلام جلد 7 صہ 57 مکتبہ دارالکتب المصریہ قاہرہ

Scanned with CamScanner

(13) دیکھئے Glories of Islam PP: 24-30 Ferozsons Ltd Lahore, 1961
Noor Ahmad - The
(14) دیکھئے حوالہ نمبر 3 - (i)
(15) Dr J.W Aurther - Surgical Instruments, Sounders Co Ltd New York
(16) ابن حزم - المحلی جلد 1 صہ 43 مکتبہ دارالکتب العربیہ قاہرہ مصر۔
(17) علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی (975ھ) - کنز العمال فی سنن الاقول والافعال حدیث نمبر 8324
مرویات ابو ھریرۃؓ ---- مکتبتہ الکتب الدنیہ دہلی 1930ء
(18) حافظ طبرانی - معجم مرویات حضرت علیؓ دارا لفکر بیروت لبنان
(19) حافظ ہیثمی - مجمع الزوائد ج 5 صہ 99 بروایت عبداللہ ابن یحیی حضرمی مکتبتہ المعارف ریاض
(20) حافظ ابن حجر عسقلانی ، الاصاہب فی تمیز الصحابہ صہ 340 دارا لفکر بیروت
(21) (i) مسند امام احمد بن حنبل ج 3 صہ 361 دارا لفکر بیروت
(ii) ابو عیسی ترمذی - سنن ترمذی کتاب اللباس کارخانہ کتب شیخ نور محمد اکرام باغ کراچی
(22) دیکھئے حوالہ نمبر 18 مرویات عبداللہ ابن عمرؓ
(23) دیکھئے حوالہ نمبر 18 مرویات حضرت انسؓ
(24) (i) مشکوۃ المصابیح صہ 379 مکتبہ المعارف ریاض سعودی عربیہ (ii) ایضاً" حوالہ نمبر 21 - (i)

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعۃ

مولانا حسین احمد صاحب
ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ

○ ۹ شوال المکرم ۱۴۱۸ھ / 7 فروری 1997ء بروز ہفتہ نئے سال کے لئے داخلے کے آغاز کے ساتھ جامعہ کے چھٹے تعلیمی سال کا افتتاح ہوا۔

○ گزشتہ سال مجلس تعلیمی کے اجلاس منعقدہ ۱۷ رجب ۱۴۱۸ھ کے فیصلے کے مطابق صرف ۹ شوال کا دن قدیم طلبہ کے داخلے کی تجدید کے لئے مقرر تھا اور گذشتہ سال کے آخر میں طلبہ کو بتا دیا گیا تھا کہ جو قدیم طالب علم ۹ شوال کو حاضر نہیں ہوگا۔ وہ داخلے کا مستحق نہیں ہوگا۔ چنانچہ گزشتہ سال کے ایک سو چھ طلبہ میں ستانوے طلبہ تجدید کرانے کے لئے حاضر ہوئے۔ جن میں سے دس طالب علموں کو داخلہ دینے سے معذرت کی گئی اور ستاسی طلبہ کا داخلہ منظور کیا گیا۔

○ ۱۰، ۱۱، ۱۲ شوال کی تاریخیں جدید طلبہ کے امتحان داخلہ کے لئے مقرر تھیں۔ داخلے کا طریق کار یہ تھا کہ ہر درجے کے امیدواروں کے لئے روزانہ نیا پرچہ بنایا جاتا۔ جو مختلف کتابوں سے منتخب چھ سوالات پر مشتمل ہوتا۔ صبح دس بجے سے ایک بجے تک پرچہ ہوتا۔ جس کی نگرانی تمام اساتذہ کرام فرماتے۔ اساتذہ کرام پرچے چیک کرکے دوسرے دن دفتر تعلیمات میں نتیجہ جمع کرا دیتے۔ اور دس بجے کامیاب طلبہ کی فہرست نوٹس بورڈ پر آویزاں کرکے انہیں مقررہ تاریخ پر انٹرویو کیلئے اپنے سرپرست حضرات کے ساتھ حاضری کیلئے بلایا جاتا۔ تین دن کے اس امتحان میں ساڑھے تین سو طلبہ نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد ان طلبہ کی ہے۔ جنہیں ابتدائی پوچھ گچھ کے بعد امتحان میں شرکت کے لئے نااہل قرار دیا گیا یا انہوں نے مقررہ تاریخیں گذر جانے کے بعد داخلے کے لئے رجوع کیا۔ واضح رہے کہ مقررہ تاریخیں گذر جانے کے بعد سال بھر جامعہ میں کوئی داخلہ نہیں ہوتا۔

○ ۱۳ شوال بروز بدھ کامیاب طلبہ کا انٹرویو ہوا۔

○ جامعہ کی مجلس تعلیمی نے گذشتہ سال اپنے اجلاس منعقدہ ۴ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ تعلیمی سال نمبر ۶ کیلئے کل ایک سو تیس طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا مگر طلبہ کی کثرت۔ قابلیت۔ طلبہ اور ان کے سرپرستوں کے جذبہ دینی اور شدید اصرار اور منتوں ساجتوں سے مجبور ہو کر مقررہ تعداد سے بہت زیادہ یعنی ایک سو بہتر طلبہ کو داخلہ دینا پڑا۔ گذشتہ سال چودہ کمروں پر مشتمل نئی عمارت کے تیار ہونے پر توقع تھی کہ کم از کم دو سال طلبہ کی رہائش گاہوں کی کمی محسوس نہیں ہوگی۔ مگر طلبہ کی کثرت کی وجہ سے جامعہ پھر اپنی تنگ دامنی کا شاکی ہے۔ چالیس طلبہ اب بھی جامعہ کی مسجد میں سونے کے لئے بستر بچھاتے ہیں۔

○ درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی دارالافتاء میں داخلے کا امتحان ۱۳ شوال بروز بدھ ہوا۔ جس میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ جامعہ امدادالعلوم پشاور۔ جامعہ علوم السلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن۔ دارالعلوم کراچی۔ جامعہ اشرفیہ اور دیگر جامعات کے ۲۹ جید فضلاء نے شرکت کی۔ مگر مجلس تعلیمی کے فیصلے کی رو سے صرف چھ امیدواروں کو داخلہ دیا گیا۔

○ ۱۸ شوال المکرم بروز پیر جامعہ میں اسباق کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

○ مجلس تعلیمی نے اپنے اجلاس منعقد ۴ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ میں چھٹے تعلیمی سال سے ایک اور درجے یعنی درجہ عالیہ سال دوم (سارسہ) کے اضافے کی تجویز دی تھی۔ جس کے شوری نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۳ جمادی الاخری کو توثیق کر دی تھی۔ چنانچہ اس فیصلے کے مطابق درجہ سادسہ میں دس طلبہ کو داخلہ دیکر اس درجے کا آغاز کر دیا گیا اور اس طرح جامعہ عثمانیہ مدارس عالیہ کی صف میں شامل ہوگیا۔ فللہ الحمد

○ گذشتہ سالوں میں جامعہ میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے اسباق کا بوجھ اساتذہ پر زیادہ محسوس کیا جاتا رہا۔ اب چونکہ درجہ سادسہ کا اضافہ بھی ہوا۔ اس لئے مزید اساتذہ کا تقرر ناگزیر تھا۔ مجلس تعلیمی کی تجویز پر شوری نے اپنے اجلاس میں اس کی منظوری بھی دی تھی ۔ چنانچہ امسال مولانا حمید اللہ جان صاحب۔ مولانا تحمید اللہ جان صاحب اور مولانا محمود احمد شاہ صاحب جامعہ میں نئے استاذ مقرر ہوئے۔ تینوں حضرات دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے جدید فضلاء ہیں۔ اور گذشتہ سال جامعہ عثمانیہ میں تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کی تکمیل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالی ان حضرات کا تقرر خود ان کے لئے اور جامعہ کے لئے مبارک اور باعث خیر و برکت بنائے۔

Scanned with CamScanner

بنوں
برانڈ
ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ

توابل الادم

سولہ ۱۶ اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

مرچ سُرخ ، دھنیا ، ہلدی ، لہسن ، میتھی ، زیرہ ، کالی مرچ
دار چینی ، جلوتری ، الائچی کلاں ، اجوائن ، انار دانہ ، تیز پتہ
جائفل ، لونگ ، اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ :- حاجی مقبول الرحمٰن ، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان